Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2009

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم   نَحمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُولِہِ الکَرِیم   وَعَلٰی عَبدِہِ المَسِیحِ المَوعُود

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد
58

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
محمد ابراہیم سرور

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly
BADR Qadian

شمارہ
28

شرح چندہ
سالانہ 350 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
35 پاؤنڈ یا 60 ڈالر امریکن
65 کینیڈین ڈالر
یا 40 یورو

15 رجب 1429 ہجری، 9 وفاء 1388 ہش، 9 جولائی 2009ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

اگر تم چاہتے ہو کہ آسمان پر فرشتے بھی تمہاری تعریف کریں تو تم ماریں کھاؤ اور خوش رہو اور گالیاں سُنو اور شکر کرو اور ناکامیاں دیکھو اور پیوند مت توڑو

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

''اے میرے دوستو! جو میرے سلسلۂ بیعت میں داخل ہو خدا ہمیں اور تمہیں ان باتوں کی توفیق دے جن سے وہ راضی ہو جائے۔ آج تم تھوڑے ہو اور تحقیر کی نظر سے دیکھے گئے ہو اور ایک ابتلاء کا وقت تم پر ہے اسی سنت اللہ کے موافق جو قدیم سے جاری ہے ہر ایک طرف سے کوشش ہوگی کہ تم ٹھوکر کھاؤ اور تم ہر طرح سے ستائے جاؤ گے اور طرح طرح کی باتیں تمہیں سننی پڑیں گی اور ہر یک جو تمہیں زبان یا ہاتھ سے دُکھ دیگا اور خیال کرے گا کہ اسلام کی حمایت کر رہا ہے اور کچھ آسمانی ابتلاء بھی تم پر آئیں گے تا تم ہر طرح سے آزمائے جاؤ۔ سو تم۔ اس وقت سُن رکھو کہ تمہارے فتحمند اور غالب ہو جانے کی یہ راہ نہیں کہ تم اپنی خشک منطق سے کام لو یا تمسخر کے مقابل پر تمسخر کی باتیں کرو یا گالی کے مقابل پر گالی دو کیونکہ اگر تم نے یہی راہیں اختیار کیں تو تمہارے دل سخت ہو جائیں گے اور تم میں صرف باتیں ہی باتیں ہونگی جن سے خدا تعالیٰ نفرت کرتا ہے اور کراہت کی نظر سے دیکھتا ہے سو تم ایسا نہ کرو کہ اپنے پر دو لعنتیں جمع کر لو ایک خلقت کی اور دوسری خدا کی بھی۔

یقیناً یاد رکھو کہ لوگوں کی لعنت اگر خدا تعالیٰ کی لعنت ساتھ نہ ہو کچھ بھی چیز نہیں اگر خدا ہمیں نابود نہ کرنا چاہے تو ہم کسی سے نابود نہیں ہو سکتے لیکن اگر وہی ہمارا دشمن ہو جائے تو کوئی ہمیں پناہ نہیں دے سکتا۔ ہم کیونکہ خدا تعالیٰ کو راضی کریں اور کیونکہ وہ ہمارے ساتھ ہو اس کا اس نے بار بار مجھے یہی جواب دیا ہے کہ تقویٰ سے۔ سو اے میرے پیارے بھائیو! کوشش کرو تا متقی بن جاؤ۔ بغیر عمل کے سب باتیں ہیچ ہیں اور بغیر اخلاص کے کوئی عمل مقبول نہیں۔ سو تقویٰ یہی ہے کہ ان تمام نقصانوں سے بچ کر خدا تعالیٰ کی طرف قدم اٹھاؤ اور پرہیز گاری کی باریک راہوں کی رعایت رکھو۔ سب سے اوّل اپنے دلوں میں انکسار اور صفائی اور اخلاص پیدا کرو اور سچ مچ دلوں کے حلیم اور سلیم اور غریب بن جاؤ کہ ہر یک خیر اور شر کا بیج پہلے دل میں ہی پیدا ہوتا ہے۔ اگر تیرا دل شر سے خالی ہے تو تیری زبان بھی شر سے خالی ہوگی اور ایسا ہی تیری آنکھ اور تیرے سارے اعضاء۔ ہر یک نور یا اندھیرا پہلے دل میں ہی پیدا ہوتا ہے اور پھر رفتہ رفتہ تمام بدن پر محیط ہو جاتا ہے سو اپنے دلوں کو ہر دم ٹٹولتے رہو اور جیسا پان کھانے والا اپنے پانوں کو پھیرتا رہتا ہے اور ردّی ٹکڑے کو کاٹتا ہے اور باہر پھینکتا ہے اسی طرح تم بھی اپنے دلوں کے مخفی خیالات اور مخفی عادات اور مخفی جذبات اور مخفی ملکات کو اپنی نظر کے سامنے پھیرتے رہو اور جس خیال یا عادت یا ملکہ کو ردّی پاؤ اس کو کاٹ کر باہر پھینکو۔ ایسا نہ ہو کہ وہ تمہارے سارے دل کو ناپاک کر دیوے اور پھر تم کاٹے جاؤ۔

پھر بعد اس کے کوشش کرو اور نیز خدا تعالیٰ سے قوت اور ہمت مانگو کہ تمہارے دلوں کے پاک ارادے اور پاک خیالات اور پاک جذبات اور پاک خواہشیں تمہارے اعضاء اور تمہارے تمام قویٰ کے ذریعہ سے ظہور پذیر اور تکمیل پذیر ہوں تا تمہاری نیکیاں کمال تک پہنچیں کیونکہ جو بات دل سے نکلے اور دل تک ہی محدود رہے وہ تمہیں کسی مرتبہ تک نہیں پہنچا سکتی۔ خدا تعالیٰ کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ اور اس کے جلال کو اپنی آنکھ کے سامنے رکھو اور یاد رکھو کہ قرآن کریم میں پانسو کے قریب حکم ہیں اور اس نے تمہارے ہر ایک عضو اور ہر یک قوت اور ہر یک وضع اور ہر یک حالت اور ہر ایک عمر اور ہر یک مرتبہ فہم اور مرتبہ فطرت اور مرتبہ سلوک اور مرتبہ انفراد اور اجتماع کے لحاظ سے ایک نورانی دعوت تمہاری کی ہے سو تم اس دعوت کو شکر کے ساتھ قبول کرو اور جس قدر کھانے تمہارے لئے تیار کئے گئے ہیں وہ سارے کھاؤ اور سب سے فائدہ حاصل کرو جو شخص ان سب حکموں میں سے ایک کو بھی ٹالتا ہے مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ عدالت کے دن مؤاخذہ کے لائق ہوگا۔ اگر نجات چاہتے ہو تو دین العجائز اختیار کرو اور مسکینی سے قرآن کریم کا جُوا اپنی گردنوں پر اٹھاؤ کہ شریر ہلاک ہوگا اور سرکش جہنم میں گرایا جائے گا پر جو غریبی سے گردن جھکاتا ہے وہ موت سے بچ جائے گا۔ دنیا کی خوشحالی کی شرطوں سے خدا تعالیٰ کی عبادت مت کرو کہ ایسے خیال کے لئے گڑھا درپیش ہے بلکہ تم اس لئے اس کی پرستش کرو کہ وہ پرستش ایک حق خالق کا تم پر ہے۔ چاہیئے پرستش ہی تمہارے زندگی ہو جائے اور تمہاری نیکیوں کی فقط یہی غرض ہو کہ وہ محبوب حقیقی اور محسن حقیقی راضی ہو جاوے کیونکہ جو اس سے کمتر خیال ہے وہ ٹھوکر کی جگہ ہے۔

خدا بڑی دولت ہے اس کے پانے کے لئے مصیبتوں کیلئے تیار ہو جاؤ وہ بڑی مراد ہے اس کے حاصل کرنے کیلئے جانوں کو فدا کرو۔ عزیزو! خدا تعالیٰ کے حکموں کو بے قدری سے نہ دیکھو۔ موجودہ فلسفہ کی زہر تم پر اثر نہ کرے۔ ایک بچے کی طرح بن کر اس کے حکموں کے نیچے چلو۔ نماز پڑھو، نماز پڑھو کہ وہ تمام سعادتوں کی کنجی ہے اور جب تو نماز کے لئے کھڑا ہو تو ایسا نہ کر کہ گویا تو ایک رسم ادا کر رہا ہے بلکہ نماز سے پہلے جیسے ظاہر وضو کرتے ہو ایسا ہی ایک باطنی وضو بھی کرو اور اپنے اعضاء کو غیر اللہ کے خیال سے دھوڈالو تب ان دونوں وضوؤں کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ اور نماز میں بہت دعا کرو اور رونا اور گڑگڑانا اپنی عادت کر لو تا تم پر رحم کیا جائے۔'' (ازالہ اوہام صفحہ ۴۴۶ تا ۴۴۹)

''ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے جس عمل میں یہ جڑ ضائع نہیں ہوگی وہ عمل بھی ضائع نہیں ہوگا۔ ضرور ہے کہ انواع رنج ومصیبت سے تمہارا امتحان بھی ہو جیسا کہ پہلے مومنوں کے امتحان ہوئے۔ سو خبردار رہو ایسا نہ ہو کہ ٹھوکر کھاؤ۔ زمین تمہارا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتی اگر تمہارا آسمان سے پختہ تعلق ہے جب کبھی تم اپنا نقصان کرو گے تو اپنے ہاتھوں سے نہ دشمن کے ہاتھوں سے۔ اگر تمہاری زمینی عزت ساری جاتی رہے تو خدا تمہیں ایک لازوال عزت آسمان پر دے گا۔ سو تم اس کو مت چھوڑو اور ضرور ہے کہ تم دکھ دیئے جاؤ اور اپنی کئی امیدوں سے بے نصیب کئے جاؤ سو ان صورتوں سے تم دلگیر مت ہو کیونکہ تمہارا خدا تمہیں آزماتا ہے کہ تم اس کی راہ میں ثابت قدم ہو یا نہیں۔ اگر تم چاہتے ہو کہ آسمان پر فرشتے بھی تمہاری تعریف کریں تو تم ماریں کھاؤ اور خوش رہو اور گالیاں سُنو اور شکر کرو اور ناکامیاں دیکھو اور پیوند مت توڑو۔ تم خدا کی آخری جماعت ہو سو وہ عمل نیک دکھلاؤ جو اپنے کمال میں انتہائی درجہ پر ہو۔ ہر ایک جو تم میں سُست ہو جائے گا وہ ایک گندی چیز کی طرح جماعت سے باہر پھینک دیا جائے گا اور حسرت سے مرے گا اور خدا کا کچھ نہ بگاڑ سکے گا۔ دیکھو مَیں بہت خوشی سے خبر دیتا ہوں کہ تمہارا خدا درحقیقت موجود ہے۔ اگرچہ سب اُسی کی مخلوق ہے لیکن وہ اُس شخص کو چُن لیتا ہے جو اُس کو چُنتا ہے۔ وہ اس کے پاس آجاتا ہے جو اُس کے پاس جاتا ہے جو اُس کو عزت دیتا ہے وہ اس کو بھی عزت دیتا ہے۔'' (کشتی نوح صفحہ ۲۳)

خصوصی درخواست دُعا

محترمہ امۃ القدوس صاحبہ بیگم محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مرحوم ومغفور ضعف اور مختلف عوارض میں مبتلا ہیں محترمہ موصوفہ کی کامل وعاجل شفایابی اور صحت وتندرستی اور درازیٔ عمر کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

جمیل احمد ناصر ایڈووکیٹ پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

توہینِ کلمہ کی سزا

قسط:2(آخری)

گذشتہ گفتگو میں ہم پاکستان کی حالت زار کاذکر کرتے ہوئے بتار ہے تھے کہ پاکستان کے عوام کو یہ بد قسمتی دراصل کلمہ طیبہ کی توہین کے عوض میں اورایک معصوم جماعت کے افراد کونشانہ ظلم بنانے کے باعث حاصل ہوئی ہے۔ہم نے عرض کیا تھا کہ پاکستان کا وجود کلمہ طیبہ کے مبارک نام پر بنا تھااور آج تک وہاں کے عوام یہ نعرے بازی کرتے ہوئے نہیں تھکتے کہ ’’پاکستان کا مطلب کیا’’لا الٰہ الا اللہ‘‘ لیکن اس ’’لا الٰہ الا اللہ‘‘ کے ساتھ جو ذلّت آمیز سلوک انہوں نے ایک معصوم جماعت کی دشمنی میں کیا آئندہ تاریخ اسلام اورتاریخ انسانیت کا مؤرخ کبھی ان لوگوں کومعاف نہیں کرے گا۔

فرعون زمانہ ضیاء الحق نے اپنے دَورتسلّط میں ۱۹۸۴ء میں یہ ظالمانہ آرڈیننس پاس کیا تھا کہ:

☆......احمدی کلمہ پڑھ نہیں سکتے اسے استعمال نہیں کرسکتے۔

☆......مسجد کا نام مسجد نہیں لکھ سکتے۔

☆......مساجد میں اذان نہیں دے سکتے۔

☆......اسلامی اصطلاحات کا استعمال نہیں کرسکتے۔وغیرہ وغیرہ۔

چنانچہ اس ظالمانہ آرڈیننس کے بعد حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کو ربوہ سے لنڈن ہجرت کرنا پڑی اور پھر پاکستان میں مظلوم احمدیوں پر جو مظالم ڈھائے گئے اس کے لکھنے سے قلم تھرتھراتی ہے۔ہزاروں کی تعداد میں احمدیوں کوکلمہ طیبہ پڑھنے کے جُرم میں اورکلمہ طیبہ کے بیج سینوں پر سجانے کے جُرم میں جیلوں میں ٹھونس دیا گیااورانہیں ننگِ انسانیت اذیتیں دی گئیں۔اگرچہ جماعت کی طرف سے یہ اعلان ہوگیا تھا کہ احمدی آئندہ اپنی مساجد کو’’بیوت الذکر‘‘[1] کا نام دے دیں۔مساجد میں اذان نہ دیں بلکہ گھڑیوں سے وقت دیکھ کر اپنی مساجد میں یعنی بیوت الذکر میں نمازیں پڑھ لیں احمدیوں کو نظام جماعت کی طرف سے حکم ہوا کہ وہ ہر طرح حکومت وقت کی اطاعت کریں چنانچہ احمدی اخبارات ورسائل نے اخبارات ورسائل میں ’’بسم اللہ الرحمٰن الرحیم‘‘ لکھنا چھوڑ دیااوروہ صرف اُردو میں اس کا ترجمہ لکھنے پر اکتفا کرتے رہے۔وہ دلوں میں خاموش کلمہ کا ورد کرتے رہے۔انہوں نے خلیفہ اور’امیر المومنین‘ جیسے الفاظ لکھنے بند کردیئے صحابہ کو’’رضی اللہ عنہم‘‘ لکھنا چھوڑ دیا اوران عربی اصطلاحات کے تراجم پر اکتفا کرتے رہے۔لیکن باوجود اس قدر اطاعت کے احمدیوں پر جھوٹے مقدمے دائر کئے گئے احمدی نوجوانوں پر الزامات لگائے گئے کہ وہ غیر احمدی ملاؤں کواغوا اور قتل کرنے میں ملوّث ہیں ملاں اکثر خود ہی روپوش ہوجاتے اور پھران کے چیلے چانٹے احمدیوں پر الزام لگا دیتے کہ احمدیوں نے ان کو اغوا کرلیا ہے اس الزام کے تحت احمدیوں پر ظلم وستم اور تکالیف کا بازار گرم کیا جاتا۔’مولانا‘ اسلم قریشی کے اغواء کا الزام لگایا گیا کہ اُسے نعوذ باللہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اغوا کروایا ہے اس پر معصوم احمدیوں پر اس قدر ظلم کیا گیا کہ ان مظالم کوسُن کر بھی کلیجہ منہ کو آتا ہے۔قتل وغارت کی گئی،لوٹ مار کی گئی،احمدی نوجوانوں کو جیلوں میں بند کرکے ایسے ایسے ظلم کئے گئے کہ بیان سے باہر ہیں اورفرعون زمانہ ضیاء الحق نے اسلم قریشی کے اغواء کے ڈرامہ پر اس کے خاندان والوں کے لئے دس ہزار روپئے وظیفہ بھی مقرر کردیا بس پھر کیا تھا کہ ملاؤں نے خود بخود روپوش ہو کر اغواء کرانے کے ڈرامے رچنے شروع کردیئے تاکہ ان کے اہل وعیال کو بھی بھاری بھرکم وظائف لگ جائیں اور وہ بھی ہیرو بن جائیں بعد میں اسلم قریشی تو ایران سے غیر قانونی طور پر سرحد پار کرتے ہوئے پکڑا گیا اور باقی ملاّں بھی پھر آہستہ آہستہ خود ہی اغوا کے بلوں سے باہر آ گئے۔

یہ مظالم چلتے رہے بڑھتے رہے احمدی عبادتوں سے محروم کئے گئے،کلمہ طیبہ پڑھنے سے ستائے گئے۔ان کی اذانیں بند کی گئیں۔احمدی اطاعت کرتے رہے لیکن باوجود اطاعت کے طرح طرح کے الزام لگا کر انہیں مظالم کا نشانہ بنایا جاتا رہا۔کسی پر الزام لگتا کہ اس نے کلمہ پڑھ لیا ہے،کسی پر الزام لگتا کہ اس نے اذان دے دی ہے اور کسی پر الزام لگتا کہ اس نے اپنے عبادتخانے کو مسجد کہہ دیا،کسی پر الزام لگتا کہ اس نے احمدیت کی تبلیغ کرکے ہمارے جذبات کو مجروح کیا ہے اوران الزامات سے پاکستان کی جیلیں بھرتی رہیں اوراب تک بھری جارہی ہیں۔

ان تمام تر مظالم کے بعد مزید ظلم کے لئے فتویٰ دیا گیا کہ احمدی مرتد اور واجب القتل ہیں اگر احمدی اپنے عقائد سے توبہ نہیں کرتے تو ان کوقتل کردیا جائے اس فتویٰ نے پورے پاکستان میں ایک آگ لگا دی اورمجاہدین پورے پاکستان کی گلیوں میں بازاروں میں اس فتویٰ پر عمل کرنے کے لئے اورمفت جنّت حاصل کرنے کے لئے دندنانے لگے۔کئی معصوم احمدی اس فتوے کی نذر ہوگئے کئی معصوم عورتیں بیوائیں ہوگئیں اور کئی معصوم بچے یتیم بن گئے۔یہ وہ جہاد تھا جو پاکستان میں ۱۹۸۴ء میں اینٹی احمدیہ آرڈی ننس کے بعد شروع ہوا۔ان دنوں اس جہاد کو عملی جامہ پہنانے کے لئے حکومت کے بالمقابل کئی جہادی گروپ تیار ہوئے جن کی حکومت نے پُشت پناہی کی۔یہ وہی گروپ ہیں جو اب پورے پاکستان میں جہاد کے پھیلانے میں مصروف ہوگئے ہیں اور جو آج حکومت کے لئے اس قدر دردِسر بن گئے ہیں کہ حکومت ان کے جہاد کے مقابلہ میں ان سے جہاد کررہی ہیں۔

جن دنوں پاکستان میں کلمہ طیبہ کی توہین کی جارہی تھی حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے انہیں تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ پاکستان کے لئے یہ نہایت دردناک دَور ہے کہ آج خود مسلمان کہلانے والے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے کفار کی تاریخ دہرارہے ہیں وہ تو کافر تھے اور دشمنان اسلام تھے اورکلمہ مٹاتے تھے یہ مسلمان کہلا کر کلمہ مٹارہے ہیں۔اُس دَور میں مسلمانوں نے کلمہ کی خاطر کفار مکّہ کے مظالم سہے اور آج حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دَور میں مسلمانوں نے دشمنانِ اسلام کے بھیس میں کلمہ کی توہین کی اور وہی مظالم احمدی مسلمانوں پر ڈھائے جو کفار مسلمانوں پر کلمہ طیبہ پڑھنے کی وجہ سے ڈھاتے تھے۔

چنانچہ حضور رحمہ اللہ نے کلمہ طیبہ کی توہین کی وجہ سے پاکستان پر آنے والے خوفناک دنوں کی یوں خبر دی تھی:

’’بہت ہی خوفناک اور دردناک دن آنے والے ہیں پاکستان پر‘‘

چنانچہ آپ نے پاکستان کے تمام مسلم عوام کو بیدار کرتے ہوئے اور تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا:

’’اُٹھو اور بیدار ہو اور ہر اس تحریک کی مخالفت کرو جو کلمہ مٹانے کی تحریک آپ کے پاک وطن سے اُٹھتی ہے......کیونکہ اگر تم وقت پر حرکت میں نہیں آؤ گے تو خدا کی قسم خدا کی تقدیر تمہارے خلاف حرکت میں آئے گی اور اس ملک کو مٹا کر رکھ دے گی جو آج کلمہ کے نام کو مٹانے کے درپے ہوا ہوا ہے جس ملک کو کلمہ نے بنایا تھا کلمہ میں اتنی طاقت ہے کہ اگر اس کلمہ کو مٹانے کے لئے وہ سارا ملک بھی اکٹھا ہوجائے تو وہ کلمہ پھر بھی غالب آئے گا اور وہ ملک اس کلمہ کے ہاتھوں سے توڑا جائے گا۔‘‘

(خطبہ جمعہ ۷/دسمبر ۱۹۸۴ء-خطباتِ طاہر جلد نمبر ۳ صفحہ ۷۲۰)

چنانچہ دیکھ لیں کلمہ طیبہ کی توہین کے باعث حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے جس انجام کی وارننگ دی تھی آج پاکستان کا بالکل وہی حشر ہورہا ہے۔سارا پاکستان ٹکڑے ٹکڑے ہونے کے دہانے پر ہے۔ صوبہ سرحد الگ ہورہا ہے۔بلوچستان الگ ہورہا ہے۔سندھ میں الگ آوازیں اُٹھ رہی ہیں اورکلمہ کے نام پر لوگوں کو ستانے والے آج خود ہی عذاب الیم میں گرفتار ہیں کلمہ کے نام پر احمدیوں کو وطن سے نکالنے والے آج اپنے ہی وطن میں لاکھوں کی تعداد میں مہاجر بن گئے ہیں اور آپس میں ایک دوسرے کا خون بہارہے ہیں۔وہ فوج جس کے بل بوطے پر وہ احمدیوں کو مظالم کا نشانہ بناتے تھے آج وہی فوج ان پر بمباری کررہی ہے۔پس حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی وارننگ کے مطابق پاکستان پر بڑے خوفناک دن آچکے ہیں۔اللہ تعالیٰ اس ملک پر رحم کرے اوروہ پھر سے کلمہ طیبہ کی طرف لوٹے اور اسلام کی اسی حقیقی تعلیم کو سمجھنے کی کوشش کرے جو اس دَور میں امام مہدی و مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن مجید کی روشنی میں دنیا کے سامنے رکھی ہے۔اوراس کے لئے ضروری ہے کہ وہ آج کے دَور میں اُسی جہاد کی طرف لوٹیں جو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام نے قرآن مجید کی روشنی میں پیش کیا ہے۔کیونکہ اب خدا کے اس مامور کی طرف ہی لوٹنے میں نجات ہے جسے خدا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق کے طور پر دنیا کی بھلائی کے لئے بھیجا ہے۔وباللہ التوفیق۔

اس آواز کو غور سے سنو!!

’’وہ کام جس کے لئے خدا نے مجھے مامور فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ خدا میں اوراس کی مخلوق کے رشتہ میں جو کدورت واقع ہوگئی ہے اس کو دُور کرکے محبت اوراخلاص کے تعلق کو دوبارہ قائم کروں اور سچائی کے اظہار سے مذہبی جنگوں کا خاتمہ کرکے صلح کی بنیاد ڈالوں اور وہ دینی سچائیاں جو دنیا کی آنکھ سے مخفی ہوگئی ہیں ان کو ظاہر کردوں اور وہ روحانیت جو نفسانی تاریکیوں کے نیچے دب گئی ہے اس کا نمونہ دکھلاؤں اورخدا کی طاقتیں جو انسان کے اندر داخل ہوکر توجہ یا دعا کے ذریعہ نمودار ہوتی ہیں حال کے ذریعہ سے نہ محض قال سے اُن کی کیفیت بیان کروں اور سب سے زیادہ یہ کہ وہ خالص اور چمکتی ہوئی توحید جو ہر ایک قسم کے شرک کی آمیزش سے خالی ہے جو اب نابود ہوچکی ہے اس کا دوبارہ قوم میں دائمی پودا لگادوں اور یہ سب کچھ میری قوت سے نہیں ہوگا بلکہ اس خدا کی طاقت سے ہوگا جو آسمان اور زمین کا خدا ہے۔ (لیکچر لاہور صفحہ 47)

(منیر احمد خادمؔ)

[1] کیونکہ مساجد تو دراصل بیوت الذکر ہی ہیں اوراس ذریعہ سے اللہ تعالیٰ ثابت کرنا چاہتا ہے کہ مستقبل میں اب احمدیہ مساجد ہی بیوت الذکر رہیں گی۔

ہے دست قبلہ نما لا الٰہ اِلّا اللّٰہ

منظوم کلام سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ

ہے دست قبلہ نما لا الٰــــہ اِلّا الــلّٰــــہ	ہے درددل کی دوا لا الٰــــہ اِلّا الــلّٰــــہ
کسی کی چشم فسوں ساز نے کیا جادو	تو دل سے نکلی صدا لا الٰــــہ اِلّا الــلّٰــــہ
جو پھونکا جائے گا کانوں میں دل کے مردوں کے	کرے گا حشر بپا لا الٰــــہ اِلّا الــلّٰــــہ
قریب تھا کہ میں گر جاؤں بار عصیاں سے	بنا ہے لیک عصا لا الٰــــہ اِلّا الــلّٰــــہ
گرہ نہیں رہی باقی کوئی میرے دل کی	ہوا ہے عقدہ کشا لا الٰــــہ اِلّا الــلّٰــــہ
تیرا تو دل ہے صنم خانہ پھر تجھے کیا نفع	اگر زباں سے کہا لا الٰــــہ اِلّا الــلّٰــــہ
ہزاروں بلکہ ہیں لاکھوں علاج روحانی	مگر ہے روحِ شفاء لا الٰــــہ اِلّا الــلّٰــــہ

خطبہ جمعہ

ہمارا خدا وہ پیارا خدا ہے جو ہماری بے شمار خطاؤں اور غلطیوں کو ڈھانپتا ہے، ان سے صرفِ نظر کرتا ہے

حقیقی مومن وہی ہے جو خدا تعالیٰ سے اس کی ستاری طلب کرے اپنی برائیوں کا احساس ہونے کے بعد ان سے دُور ہٹنے کی کوشش کرے، ان کو ختم کرنے کی کوشش کرے۔ غلطیوں کی صورت میں توبہ و استغفار کی طرف متوجہ ہو

پردہ پوشی بھی اس وقت ہوتی ہے جب غصہ پر قابو ہو اور یہ اس وقت ہوگا جب خداتعالیٰ کا خوف ہوگا

ہر احمدی عورت اور مرد سے مَیں یہ کہتا ہوں کہ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے بہترین لباس وہ ہے جو تقویٰ کا لباس ہے۔ اُسے پہننے کی کوشش کریں تا کہ اللہ تعالیٰ کی ستاری ہمیشہ ڈھانکے رکھے

(اللہ تعالیٰ کی صفت ستّار کے حوالہ سے احباب جماعت کو ایک دوسرے کی پردہ پوشی کرنے اور اپنے لباس میں بھی حیا کو اختیار کرنے کی تاکیدی نصائح)

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز – فرمودہ 3 /اپریل 2009ء بمطابق 3 /شہادت 1388 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح ، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِکِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

قرآن کریم میں متعدد جگہ پر اس بات کا ذکر ملتا ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی غلطیوں کو معاف فرماتا ہے، ان سے صرف نظر فرماتا ہے اور صرفِ نظر فرماتے ہوئے ستاری کا سلوک فرماتا ہے۔ ستاری کیا ہے؟ سَتَرَ کے معنی ہیں کسی چیز کو ڈھانپنے اور اس کی حفاظت کرنے کے۔ پس ہمارا خدا وہ پیارا خدا ہے جو ہماری بے شمار خطاؤں کو اور غلطیوں کو ڈھانپتا ہے، اُن سے صرفِ نظر فرماتا ہے۔ فوری طور پر کسی غلطی پر پکڑتا نہیں بلکہ موقع عطا فرماتا ہے کہ انسان، ایک حقیقی مومن، اللہ تعالیٰ کے اس سلوک سے فائدہ اٹھائے اور جو اس نے غلطیاں اور کوتاہیاں کی ہوں ان کا احساس کرتے ہوئے اپنی اصلاح کی کوشش کرے۔ نہ کہ اُن کا اعادہ کرتے ہوئے ان پر دلیر ہو جائے۔ پس جب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی خطاؤں اور غلطیوں کو ڈھانپتا ہے تو بندے کا بھی کام ہے کہ اپنی اصلاح کی طرف توجہ دیتے ہوئے اس کی حفاظت کے حصار میں آ جائے، جہاں پر وہ اللہ تعالیٰ کی ستاری کے نئے سے نئے جلوے دیکھے گا۔

اِس وقت مَیں چند آیات آپ کے سامنے رکھوں گا جن میں اللہ تعالیٰ کی اس صفت سے حصہ لینے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں بعض امور کی طرف توجہ دلائی ہے۔

اللہ تعالیٰ سورۃ عنکبوت میں فرماتا ہے کہ وَالَّذِيْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُکَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَحْسَنَ الَّذِیْ کَانُوْا يَعْمَلُوْنَ (العنکبوت:8) اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے ہم لازماً ان کی بدیاں ان سے دور کر دیں گے اور ضرور انہیں ان کے بہترین اعمال کے مطابق جزا دیں گے جو وہ کیا کرتے تھے۔

یہاں اللہ تعالیٰ نے ایمان لانے والوں اور نیک عمل کرنے والوں کے بارے میں فرمایا کہ ان کی بدیاں دور کر دیں گے لَنُکَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ ۔ لغات میں کَفَّرَ کا مطلب لکھا ہے کہ پردے میں کر دینا، کسی چیز کو ڈھانک دینا اور مکمل طور پر ختم کر دینا۔ یعنی ایسے لوگ جو بُرائی کرتے ہیں ان کے ساتھ ایسا سلوک کرنا جس طرح کہ انہوں نے کوئی برائی کی نہ ہو۔ پس اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بڑا مہربان ہے۔ بندہ برائی کرتا ہے تو فوراً نہ تو اسے پکڑتا ہے، نہ ہی اس کی پردہ دری کرتا ہے کہ انسان اپنے معاشرے میں منہ دکھانے کے قابل نہ رہے۔ کئی قسم کی برائیاں انسان سے سرزد ہو جاتی ہیں۔ کئی قسم کی غلطیوں کا انسان مرتکب ہو جاتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی صفتِ ستارا سے ڈھانکے رکھتی ہے۔ اور پھر جو لوگ اپنی غلطیوں اور کوتاہیوں کا احساس رکھتے ہوئے اصلاح کی طرف مائل ہوتے ہیں، اپنے ایمان میں مضبوطی پیدا کرتے ہیں، نیک اعمال بجا لانے کی طرف توجہ کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اُس بدی اور اُس کے اثرات تک کو اس طرح اس بندے سے دور کر دیتا ہے گویا کہ وہ برائی اس نے کی ہی نہیں تھی۔ نہ تو اس گناہ کی سزا دیتا ہے اور نہ ہی اُس کی شہرت ہوتی ہے۔ اگر معاشرے میں کہیں بات نکل بھی جائے تو اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے والے پر توجہ فرماتے ہوئے اللہ تعالیٰ اس بات کو پھیلنے سے بھی روک دیتا ہے جس سے اس شخص کی بدنامی ہو رہی ہو۔ اور پھر یہ خدا جو سَتَّار بھی ہے، مَالِک بھی ہے، جو بندے کے توجہ کرنے پر نہ صرف یکسر اس کی برائیوں کو ڈھانپ دیتا ہے بلکہ ان کو نیک کاموں کی بہترین جزا دیتا ہے۔ جب برائیوں کے بعد نیک کام کرتے ہیں تو اس کی جزا بھی بہترین ہوتی ہے۔ نیکیوں کی جزا کئی گنا کر کے دیتا ہے اور برائیوں کے دور میں بھی جو چھوٹی چھوٹی نیکیاں ایک انسان نے کی ہوتی ہیں ان کی جزا بھی جمع کر کے دے دیتا ہے اور اس طرح نیکیوں کی تعداد اس قدر بڑھ جاتی ہے کہ برائیاں کہیں نظر ہی نہیں آتیں۔ پس حقیقی مومن وہی ہے جو خدا تعالیٰ سے اس کی ستاری طلب کرے۔ اپنی برائیوں کا احساس ہونے کے بعد ان سے دور ہٹنے کی کوشش کرے، ان کو ختم کرنے کی کوشش کرے۔ غلطیوں کی صورت میں توبہ و استغفار کی طرف متوجہ ہو تو اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق وہ اس کی رضا حاصل کرنے والا بنتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

”انسان اپنی فطرت میں نہایت کمزور ہے اور خدا تعالیٰ کے صدہا احکام کا اس پر بوجھ ڈالا گیا ہے۔ پس اس کی فطرت میں یہ داخل ہے (یعنی انسان کی فطرت میں یہ داخل ہے) کہ وہ اپنی کمزوری کی وجہ سے بعض احکام کے ادا کرنے سے قاصر رہ سکتا ہے اور کبھی نفس امّارہ کی بعض خواہشیں اس پر غالب آ جاتی ہیں۔ پس وہ اپنی کمزور فطرت کی رو سے حق رکھتا ہے کہ کسی لغزش کے وقت اگر وہ توبہ استغفار کرے تو خدا کی رحمت اس کو ہلاک کرنے سے بچالے“۔ (چشمۂ معرفت۔ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 189-190)

یہ ہے وہ حقیقی فہم وادراک اللہ تعالیٰ کی صفات کا جو خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عطا فرمایا اور آپؑ نے پھر ہمیں بتایا۔ ورنہ آج دیکھیں دین کے بعض ٹھیکیدار جو ہیں، بڑے بڑے علماء، جبہ پوش انہوں نے تو خدا تعالیٰ کے تصور کو اس طرح بنا دیا ہے، ایسا خوفناک سختی کرنے والا اور سزا دینے والا خدا پیش کرتے ہیں کہ جس طرح اس میں کوئی نرمی ہے ہی نہیں اور اسی وجہ سے عیسائیوں اور لا مذہبوں کو بھی جہاں موقع ملتا ہے وہ اسلام کے خلاف غلط تصور پیش کرتے ہیں۔ حالانکہ اسلام کا خدا سَتَّــار اور رَحِیْم خدا ہے اور نہ صرف خود بلکہ خدا تعالیٰ نے مومنوں کو بھی یہ کہا ہے کہ میری صفات اپنی اپنی استعداد کے مطابق اپنانے کی کوشش کرو اور جب یہ ہوگا تو پھر کس قدر ستاری اور درگزر اور رحم کے نظارے معاشرے میں نظر آئیں گے۔ جب اس کا تصور کیا جائے تو بے اختیار اللہ تعالیٰ کی تسبیح کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے اور پھر آنحضرت ﷺ پر درُود بھی ایک مومن بھیجتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کامل دین کو آپ ﷺ پر اتار کر ایک احسان عظیم ہم پر فرمایا ہے۔

ایک موقع پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ:

’’قرآن شریف میں خدا نے جو یہ فرمایا اس کا خلاصہ یہ ہے کہ اے بندو! مجھ سے نا امید مت ہو۔ مَیں رَحِیْم، کَرِیْم اور ستّار اور غَفَّار ہوں اور سب سے زیادہ تم پر رحم کرنے والا ہوں اور اس طرح کوئی بھی تم پر رحم نہیں کرے گا جو مَیں کرتا ہوں۔ اپنے باپوں سے زیادہ میرے ساتھ محبت کرو کہ درحقیقت مَیں محبت میں ان سے زیادہ ہوں۔ اگر تم میری طرف آؤ تو مَیں سارے گناہ بخش دوں گا۔ اور اگر تم توبہ کرو تو میں قبول کروں گا اور اگر تم میری طرف آہستہ قدم سے بھی آؤ تو مَیں دوڑ کر آؤں گا۔ جو شخص مجھے ڈھونڈے گا وہ مجھے پائے گا اور جو شخص میری طرف رجوع کرے گا وہ بھی میرے دروازہ کو کھلا پائے گا۔ مَیں توبہ کرنے والے کے گناہ بخشتا ہوں خواہ پہاڑوں سے زیادہ گناہ ہوں۔ میرا رحم تم پر بہت زیادہ ہے اور غضب کم ہے کیونکہ تم میری مخلوق ہو۔ مَیں نے تمہیں پیدا کیا اس لئے میرا رحم تم سب پر محیط ہے‘‘۔

پس اللہ تعالیٰ کی طرف آنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہی وہ راستے سکھائے ہیں کہ جن سے اس کی طرف بڑھا جا سکتا ہے۔ ایمان میں کامل بننے کی کوشش کرو۔ اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرو۔ بندوں کے حقوق ادا کرو۔ اعمال صالحہ بجالاؤ اور ان اعمال صالحہ کا اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ذکر بھی فرما دیا کہ کون کون سے اعمال ہیں جو تمہیں بجالانے چاہئیں۔ کون سے ایسے اعمال ہیں جن کو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے۔ کون سے اعمال ہیں جن کو اللہ تعالیٰ ناپسند فرماتا ہے۔ پس ان تمام اوامر کے کرنے اور نواہی سے بچنے کی مومن کو کوشش کرنی چاہئے جن کا اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا ہے تاکہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی ستّاری اور رحم سے حصہ لینے والے بنتے رہیں۔

گزشتہ خطبہ میں مَیں نے میاں بیوی کے تعلقات کا بھی مختصراً ذکر کیا تھا کہ بعض حالات میں کس طرح آپس کے اختلافات کی صورت میں ایک دوسرے پر گند اچھالنے سے بھی دونوں فریق باز نہیں رہتے اور یہ بات خدا تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے۔ اللہ تعالیٰ نے دونوں کو، میاں کو بھی اور بیوی کو بھی، کس طرح ایک دوسرے کی ذمہ داریوں کی ادائیگی کا احساس دلایا ہے۔ فرماتا ہے هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ (البقرة :188) یعنی وہ تمہارا لباس ہیں اور تم ان کا لباس ہو۔ یعنی آپس کے تعلقات کی پردہ پوشی جو ہے وہ دونوں کی ذمہ داری ہے۔ قرآن کریم میں ہی خدا تعالیٰ نے جو لباس کے مقاصد بیان فرمائے ہیں وہ یہ ہیں کہ لباس ننگ کو ڈھانکتا ہے، دوسرے یہ کہ لباس زینت کا باعث بنتا ہے، خوبصورتی کا باعث بنتا ہے، تیسرے یہ کہ سردی گرمی سے انسان کو محفوظ رکھتا ہے۔

پس اس طرح جب ایک دفعہ ایک معاہدے کے تحت آپس میں ایک ہونے کا فیصلہ جب ایک مرد اور عورت کر لیتے ہیں تو حتی المقدور یہ کوشش کرنی چاہئے کہ ایک دوسرے کو برداشت بھی کرنا ہے اور ایک دوسرے کے عیب بھی چھپانے ہیں۔ چھوٹی چھوٹی باتوں پر نہ مردوں کو بھڑکنا چاہئے اور نہ ہی عورتوں کو۔ بلکہ ایسے تعلقات ایک احمدی جوڑے میں ہونے چاہئیں جو اس جوڑے کی خوبصورتی کو دو چند کرنے والے ہوں۔ ایسی زینت ہر احمدی جوڑے میں نظر آئے کہ دوسروں کے لئے ایک نمونہ بن جائیں۔

بعض دفعہ جو لڑکیوں کی طرف سے یا لڑکوں کی طرف سے ایسے سوال اٹھ رہے ہوتے ہیں کہ ہمارے دل نہیں ملے۔ اگر تحقیق کی جائے تو صاف نظر آ رہا ہوتا ہے کہ دونوں نے ایک دوسرے کے تعلق کو سنجیدگی سے سمجھا ہی نہیں۔ اُس مقصد کو حاصل کرنے کی کوشش نہیں کی جس کے تحت اللہ تعالیٰ نے شادی کرنے کا حکم دیا ہے۔ بعض دفعہ تو لگتا ہے کہ شادی صرف ایک کھیل کے لئے کی گئی تھی۔ برداشت بالکل نہیں ہوتی۔ ذرا ذرا سی بات پر رائی کا پہاڑ بن رہا ہوتا ہے اور عجیب تکلیف دہ صورتحال سامنے آتی ہے۔ پس بجائے ضدّوں اور اناؤں کے اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کو اگر سامنے رکھیں تو کبھی مسائل کھڑے نہیں ہو سکتے۔ اگر یہ عہد کریں کہ ہر حال میں ہم خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ایک دوسرے کے لئے تسکین کا باعث بنتے رہیں گے تو کبھی خرابیاں پیدا نہ ہوں۔

جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی فرمایا ہے کہ یہ سب پردے اس وقت چاک ہوتے ہیں جب جوش اور غیظ وغضب میں انسان بڑھ جاتا ہے۔ اس لئے اسے دبانے کی ضرورت ہے۔ غصّہ کو دبانا وہ عمل ہے جو خدا تعالیٰ نے پسند فرمایا ہے اور اسے نہ کرنے کا حکم دیا ہے۔

پس ہر احمدی جس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کر کے یہ عہد باندھا ہے کہ مَیں اپنی حالت میں پاک تبدیلی پیدا کروں گا، اپنے گھریلو تعلقات میں بہتری پیدا کرنے کی کوشش کروں گا تو اُس کو اس عہد کو پورا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

مجھے جب ایسے جھگڑوں کا پتہ لگتا ہے اور چھوٹی چھوٹی رنجشوں کے اظہار کر کے گھروں کے ٹوٹنے کی باتیں ہو رہی ہوتی ہیں۔ تو ہمیشہ ایک بچی کا واقعہ یاد آ جاتا ہے۔ جس نے ایک جوڑے کو بڑا اچھا سبق دیا تھا۔ اُس کے سامنے ایک جوڑا لڑائی کرنے لگا یا بحث کرنے لگے یا غصّہ میں اونچی بولنے لگے تو وہ بچی حیرت سے ان کو دیکھتی چلی جا رہی تھی۔ خیر اُن کو احساس ہوا، انہوں نے اس سے پوچھا کہ تمہارے امّاں ابّا کبھی نہیں لڑے؟ ان کو غصہ کبھی نہیں آتا؟ اس نے کہا ہاں ان کو غصّہ تو آتا ہے لیکن جب امی کو غصّہ آتا ہے تو ابّا خاموش ہو جاتے ہیں اور جب میرے باپ کو غصّہ آتا ہے تو میری ماں خاموش ہو جاتی ہے۔

تو یہ برداشت جو ہے اسے پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ بعض دفعہ تو ان چھوٹی چھوٹی باتوں سے ابتداء میں ہی گھر ٹوٹنے شروع ہو جاتے ہیں۔ چند دن شادی کو ہوئے ہوتے ہیں اور فیصلہ یہ ہوتا ہے کہ ہمارے دل نہیں مل سکتے۔ حالانکہ رشتے کئی کئی سال قائم ہوتے ہیں اس کے بعد شادی ہوئی ہوتی ہے۔ اور پھر اصل بات یہ ہے کہ یہ جب ایک دوسرے کے راز نہیں رکھتے، باتیں جب باہر نکالی جاتی ہیں تو باہر کے لوگ بھی جو ہیں مشورہ دینے والے بھی جو ہیں وہ اپنے مزے لینے کے لئے یا ان کو عادتاً غلط مشورے دینے کی عادت ہوتی ہے وہ پھر ایسے مشورے دیتے ہیں کہ جن سے گھر ٹوٹ رہے ہوتے ہیں۔ اس لئے مشورہ بھی ایک امانت ہے۔ جب ایسے لوگ، ایسے جوڑے، مرد ہوں یا عورت، لڑکا ہو یا لڑکی، کسی کے پاس آئیں تو ایک احمدی کا فرض ہے کہ ان کو ایسے مشورے دیں جن سے ان کے گھر جڑیں، نہ کہ ٹوٹیں۔

پس مرد اور عورت کو پھر مَیں یہ کہتا ہوں کہ پردہ پوشی بھی اس وقت ہوتی ہے جب غصّہ پر قابو ہو اور یہ اس وقت ہوگا جب خدا تعالیٰ کا خوف ہوگا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے ایک جگہ لباسِ تقویٰ کی طرف بھی توجہ دلائی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے سورۃ اعراف میں کہ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا۔ وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ذٰلِكَ خَيْرٌ۔ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ (سورۃ الاعراف 27) کہ اے بنی آدم یقیناً ہم نے تم پر لباس اتارا ہے جو تمہاری کمزوریوں کو ڈھانپتا ہے اور زینت کے طور پر ہے اور رہا تقویٰ کا لباس تو وہ سب سے بہتر ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی آیات میں سے کچھ ہیں تاکہ وہ نصیحت پکڑیں۔

یہاں پھر اس بات کا ذکر ہے جو مَیں پہلے بھی کر چکا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں لباس دیا ہے۔ تمہارا ننگ ڈھانپنے کے لئے اور تمہاری خوبصورتی کے سامان کے لئے۔ یہ تو ظاہری سامان ہے جو ایک تو اللہ تعالیٰ نے اس کا ذکر فرمایا۔ انسان کو دوسری مخلوق سے ممتاز کرنے کے لئے ایک لباس دیا ہے جس سے اس کی زینت بھی ظاہر ہو اور اس کا ننگ بھی ڈھانپے۔ لیکن ساتھ ہی فرمایا کہ اصل لباس، لباسِ تقویٰ ہے۔

یہاں مَیں ایک اور بات کی بھی وضاحت کر دوں کہ ایک مومن کے اور ایک غیر مومن کے لباس کی زینت کا معیار مختلف ہوتا ہے اور کسی بھی شریف آدمی کے لباس کا، جو زینت کا معیار ہے وہ مختلف ہے۔ آج کل مغرب میں اور مشرق میں بھی فیشن ایبل (Fashionable) اور دنیادار طبقے میں لباس کی زینت اُس کو سمجھا جاتا ہے بلکہ مغرب میں تو ہر طبقہ میں سمجھا جاتا ہے جس میں لباس میں سے ننگ ظاہر ہو رہا ہو اور جسم کی نمائش ہو رہی ہو۔ مرد کے لئے تو کہتے ہیں کہ ڈھکا ہوا لباس زینت ہے۔ لیکن مرد ہی یہ بھی خواہش رکھ رہے ہوتے ہیں کہ عورت کا لباس ڈھکا ہوا نہ ہو۔ اور عورت جو ہے، اکثر جگہ عورت بھی یہی چاہتی ہے۔ وہ عورت جسے اللہ تعالیٰ کا خوف نہیں ہوتا، اس کے پاس لباس تقویٰ نہیں ہے۔ اور ایسے مرد بھی یہی چاہتے ہیں۔ ایک طبقہ جو ہے مردوں کا وہ یہ چاہتا ہے کہ عورت جدید لباس سے آراستہ ہو بلکہ اپنی بیویوں کے لئے بھی وہی پسند کرتے ہیں تاکہ سوسائٹی میں ان کو اعلیٰ اور فیشن ایبل سمجھا جائے۔ چاہے اس لباس سے ننگ ڈھک رہا ہو یا نہ ڈھک رہا ہو۔ لیکن ایک مومن اور وہ جسے اللہ تعالیٰ کا خوف ہے۔ چاہے مرد ہو یا عورت وہ یہی چاہیں گے کہ خدا کی رضا حاصل کرنے کے لئے وہ لباس پہنیں جو خدا کی رضا کے حصول کا ذریعہ بھی بنے اور وہ لباس اس وقت ہوگا جب تقویٰ کے لباس کی تلاش ہو گی۔ جب ایک خاص احتیاط کے ساتھ اپنے ظاہری لباسوں کا بھی خیال رکھا جا رہا ہوگا اور جب تقویٰ کے ساتھ میاں بیوی کا جو ایک دوسرے کا لباس ہیں اس کا بھی خیال رکھا جائے گا اور اسی طرح معاشرے میں ایک دوسرے کی عیب پوشی کرنے کے لئے آپس کے تعلقات میں بھی کسی اونچ نیچ کی صورت میں تقویٰ کو مدنظر رکھا جائے گا۔ اسی طرح معاشرے میں رہنے والے کی زندگی میں، ایک دوسرے کے تعلقات میں کئی نشیب وفراز آتے ہیں۔ رنجشیں بھی ہوتی ہیں، دوستیاں بھی ہوتی ہیں لیکن ایک مومن رنجشوں کی صورت میں اچھے وقتوں کی دوستیوں کے دور کی باتوں کو جو دوسرے دوست کی راز کی صورت میں معلوم ہوں دنیا کے سامنے بتاتا نہیں پھرتا۔ اور نہ ہی میاں بیوی، جن کے دلوں میں تقویٰ ہو ایک دوسرے کے راز کو بتاتے پھرتے ہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہمیشہ پردہ پوشی کرتا ہے۔ پس یہ تقویٰ کا لباس ہے جو ظاہری لباس کے معیار بھی قائم کرتا ہے اور ایک دوسرے کی پردہ پوشی کے معیار بھی قائم کرتا ہے اور اس کا حصول اللہ تعالیٰ کی طرف جھکے بغیر نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ شیطان ہر وقت تاک میں ہوتا ہے کہ کس طرح موقع ملے اور میں بندوں سے اس تقویٰ کے لباس کو اتار دوں۔

اللہ تعالیٰ ایک جگہ فرماتا ہے بلکہ جو مَیں نے آیت پڑھی اس کی اگلی آیت میں کہ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ لَا

يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطَانُ كَمَآ اَخْرَجَ اَبَوَيْكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوْاٰتِهِمَا۔ اِنَّهٗ يَرَاكُمْ هُوَ وَقَبِيْلُهٗ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ۔ اِنَّا جَعَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُونَ (الاعراف:28) کہ اے بنی آدم! شیطان ہرگز تمہیں فتنہ میں نہ ڈالے جیسے اس نے تمہارے ماں باپ کو جنت سے نکلوا دیا تھا۔ اس نے ان سے اُن کے لباس چھین لئے تھے تاکہ اُن کی برائیاں ان کو دکھائے یقیناً وہ اور اس کے غول تمہیں دیکھ رہے ہیں۔ جہاں سے تم انہیں نہیں دیکھ سکتے۔ یقیناً ہم نے شیطانوں کو ان لوگوں کا دوست بنا دیا ہے جو ایمان نہیں لاتے۔

پس جو ظاہری لباس کے ننگ کی مَیں نے بات کی ہے۔ ایک مومن کبھی ایسا لباس نہیں پہن سکتا جو خود زینت بننے کی بجائے جسم کی نمائش کر رہا ہو۔ یہاں بھی اور پاکستان میں بھی بعض رپورٹس آتی ہیں کہ دنیا کی دیکھا دیکھی بعض احمدی بچیاں بھی نہ صرف پردہ اتارتی ہیں بلکہ لباس بھی نامناسب ہوتے ہیں اور یہ حرکت صرف وہی کر سکتا ہے جو تقویٰ کے لباس سے عاری ہو۔

پس ہر احمدی عورت اور مرد سے مَیں یہ کہتا ہوں کہ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے بہترین لباس وہ ہے جو تقویٰ کا لباس ہے۔ اُسے پہننے کی کوشش کریں تاکہ اللہ تعالیٰ کی ستّاری ہمیشہ ہمیش ڈھانکے رکھے اور شیطان جو پردے اتارنے کی کوشش کر رہا ہے جو انسان کو ننگا کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو مومن نہیں ہے شیطان ان کا دوست ہے۔ اگر تو ایمان ہے اور زمانہ کے امام کو بھی مانا ہے تو پھر ہمیں ایک خاص کوشش سے شیطان سے بچنے کی کوشش کرنی ہوگی اور اپنے آپ کو ہمیشہ اس لباس سے ڈھانکنا ہوگا جو تقویٰ کا لباس ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

جیسا کہ مَیں نے کہا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کے بعد ہم پر بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ ہم اپنی حالتوں کے بدلنے کی ہر ممکن کوشش کریں اور زمانے کے بہاؤ میں بہنے والے نہ بنیں۔ بلکہ ہر روز ہمارا تعلق خدا تعالیٰ سے مضبوط سے مضبوط تر ہوتا چلا جائے اور ہمیشہ لباس تقویٰ کی حقیقت کو ہم سمجھنے والے ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

’’ممکن ہے گزشتہ زندگی میں وہ کوئی صغائر یا کبائر رکھتا ہو۔ (یعنی کوئی بھی انسان چھوٹے بڑے گناہ کرتا ہو) لیکن جب اللہ تعالیٰ سے اس کا سچا تعلق ہو جاوے تو وہ کُل خطائیں بخش دیتا ہے اور پھر اس کو کبھی شرمندہ نہیں کرتا۔ نہ اس دنیا میں اور نہ آخرت میں۔ یہ کس قدر احسان اللہ تعالیٰ کا ہے کہ جب وہ ایک دفعہ درگزر کرتا اور عفو فرماتا ہے پھر اس کا کبھی ذکر ہی نہیں کرتا۔ اس کی پردہ پوشی فرماتا ہے۔ پھر باوجود ایسے احسانوں اور فضلوں کے بھی اگر وہ منافقانہ زندگی بسر کرے تو پھر سخت بدقسمتی اور شامت ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 596۔جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

جیسا کہ ذکر ہو چکا ہے۔ اگر انسان برائیوں اور بدیوں پر دلیری اختیار نہ کرے اور اُن سے بچنے کی کوشش کرتا رہے اور لباسِ تقویٰ کی تلاش میں رہے تو اللہ تعالیٰ اپنی ستّاری کی چادر میں ایسا لپیٹتا ہے کہ گناہوں کی یادیں اور نام ونشان مٹ جاتے ہیں اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اس کو کبھی شرمندہ نہیں کرتا نہ اس دنیا میں نہ آخرت میں۔ اور جب اللہ تعالیٰ کسی سے راضی ہوتا ہے تو شرمندہ ہونے کا سوال کیا ہے اپنے بے انتہا انعامات سے نوازتا ہے۔

اس بارے میں خدا تعالیٰ سورۃ نساء میں فرماتا ہے کہ اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلاً كَرِيْماً (النساء :32) اگر تم ان بڑے گناہوں سے بچتے رہو جن سے تمہیں روکا گیا ہے تو ہم تم سے تمہاری بدیاں دُور کر دیں گے اور تمہیں ایک بڑی عزت کے مقام میں داخل کریں گے۔

اب یہاں فرمایا کہ بڑے گناہوں سے بچتے رہو تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ بڑے گناہوں کی تلاش کی جائے، یا یہ دیکھا جائے کہ کون کون سے بڑے گناہ ہیں جن سے بچنا ہے۔ ایک حقیقی مومن وہ ہے جو ہر قسم کے گناہوں سے بچتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی ستّاری تو ہر قسم کے گناہوں کے لئے ہے۔ اس لئے یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ بڑے گناہوں سے بچا جائے اور چھوٹے چھوٹے گناہ اگر کر بھی لئے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جو یہ فرمایا کہ بڑے گناہوں سے بچو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر قسم کے گناہوں سے بچو کیونکہ قرآن کریم میں بڑے گناہوں اور چھوٹے گناہوں کی کوئی فہرست نہیں ہے، کوئی تخصیص نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہر وہ چیز جس کے نہ کرنے کا خدا تعالیٰ نے حکم دیا ہے اور سختی سے پابند کیا ہے کہ ایک مومن نہ کرے، اس کو کرنا گناہ ہے۔ پس ہر وہ غلط کام جس کے نہ کرنے کا خدا تعالیٰ نے حکم دیا ہے اس کو چھوڑنے میں اگر کسی کو کوئی دقت پیش آ رہی ہے چاہے وہ چھوٹی سی بات ہے یا بڑی بات ہے تو وہ اس شخص کے لئے بڑا گناہ ہے۔ پس جب ایک مشکل چیز کو کر لو گے، اس پر قابو پا لو گے تو ایسی برائیاں جن کو چھوڑنا نسبتاً آسان ہے وہ بھی خود بخود چھٹ جائیں گی۔

بعض مفسرین نے یہ بھی کہا ہے کہ کسی بھی گناہ کی انتہا جو ہے وہ کبیرہ میں شمار ہوتی ہے۔ پس اگر اس انتہاء پر پہنچنے سے پہلے اپنی اصلاح کی طرف مائل ہو جاؤ تو اللہ تعالیٰ نے جو اَب تک پردہ پوشی فرمائی ہے وہ پردہ پوشی فرمائے گا۔ اس کی شکر گزاری کرتے ہوئے نیکیوں کی طرف توجہ کر لو تو اللہ تعالیٰ کے ہاں اجر ہے۔ پھر وہ برائیاں ظاہر نہیں ہوں گی اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے پھر جو صغائر یا کبائر ہیں ان کا ذکر بھی نہیں فرماتا۔

ایک دوسری جگہ خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں کبائر کو بعض دوسرے گناہوں سے ملا کر یہ بھی کھول دیا کہ ہر گناہ جو ہے وہ کبیرہ بن سکتا ہے جیسا کہ سورۃ شوریٰ میں فرماتا ہے وَالَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبَآئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَاِذَا مَاغَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ (الشوریٰ :38) اور جو بڑے گناہوں اور بے حیائی کی باتوں سے اجتناب کرتے ہیں اور جب وہ غضبناک ہوں تو بخشش سے کام لیتے ہیں۔ یعنی مومنوں کی یہ نشانی بتائی گئی ہے۔ تو یہاں مومنوں کے ذکر میں فرمایا کہ وہ بڑے گناہوں سے بچتے ہیں، بے حیائی کی باتوں سے بچتے ہیں۔ اب یہاں دونوں چیزیں اکٹھی ہیں۔ اور غصے سے بچتے ہیں، بلکہ تینوں چیزیں اکٹھی ہیں۔

یہاں ایک بات غور کرنے والی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے۔ حیا بھی ایمان کا حصہ ہے۔ ان لوگوں کے لئے بڑے غور اور فکر کا مقام ہے جو فیشن اور دنیاری کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں اور اپنے لباسوں کو اتنا بے حیا کر لیا ہے کہ ننگ نظر آتا ہے اور حیا کو بالکل چھوڑ دیتے ہیں، کہ اللہ تعالیٰ تو ستّاری اور بخشش کرنا چاہتا ہے اور جیسا کہ مَیں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اقتباس پڑھا، وہ تو بندے کی طرف دوڑ کر آتا ہے اگر بندہ اس کی طرف جائے۔ لیکن بندہ اس سے پھر بھی فائدہ نہ اٹھائے تو کتنی بدقسمتی ہے۔

پھر اس آیت میں جیسا کہ مَیں پہلے بھی ذکر کر چکا ہوں، غضبناک ہونے اور غصے اور طیش میں آنے کو بھی اللہ تعالیٰ نے بڑے گناہوں اور بے حیائی کی باتوں کے ساتھ جوڑا ہے۔ کیونکہ غضبناک ہونا بھی ایمان کو کمزور کرتا ہے اور بہت سے گناہ غصّہ کی پیداوار ہیں۔ معاشرے کا امن وسکون غصّہ کی وجہ سے برباد ہوتا ہے۔ انسان اگر سوچے کہ انسان کتنے گناہ اور زیادتیاں اللہ تعالیٰ کی تعلیم کے خلاف عمل کر کے کر جاتا ہے اور ان کا خیال بھی نہیں آتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ پھر بھی انسان کی پردہ پوشی فرماتا رہتا ہے۔ باوجود سزا دینے کی طاقت کے، ذُوْانْتِقَام ہونے کے معاف کر دیتا ہے لیکن بندہ ذرا ذرا سی بات پر غیظ وغضب سے بھر کر فساد کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ پس حقیقی مومن بننے کے لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اپنے غصّہ کو بھی قابو میں رکھو کیونکہ اسی سے پھر پردہ پوشی بھی ہوگی۔ غصّہ کی حالت میں بہت ساری ایسی باتیں نکلتی ہیں جو دوسرے کی پردہ دری کر رہی ہوتی ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’ہماری جماعت کو سرسبزی نہیں آئے گی جب تک وہ آپس میں سچی ہمدردی نہ کریں۔ جس کو پوری طاقت دی گئی ہے وہ کمزور سے محبت کرے۔ مَیں جو یہ سنتا ہوں کہ کوئی اگر کسی کی لغزش دیکھتا ہے تو وہ اس سے اخلاق سے پیش نہیں آتا بلکہ نفرت اور کراہت سے پیش آتا ہے۔ حالانکہ چاہئے تو یہ کہ اُس کے لئے دعا کرے، محبت کرے اور اسے نرمی اور اخلاق سے سمجھائے۔ مگر بجائے اس کے کینہ میں زیادہ ہوتا ہے۔ اگر عفو نہ کیا جائے، ہمدردی نہ کی جاوے اس طرح پر بگڑتے بگڑتے انجام بد ہو جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کو یہ منظور نہیں۔ جماعت تب بنتی ہے کہ بعض بعض کی ہمدردی کرے، پردہ پوشی کی جاوے۔ جب یہ حالت پیدا ہو تب ایک وجود ہو کر ایک دوسرے کے جوارح ہو جاتے ہیں اور اپنے تئیں حقیقی بھائی سے بڑھ کر سمجھتے ہیں‘‘۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 264-265 جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

اس طرح ایک دوسرے کے اعضاء بن جانا چاہئے۔

پس ہم جو اس زمانہ میں آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق کی جماعت میں شامل ہیں۔ ہم جنہوں نے آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق اس زمانہ کے منادی کو بھی قبول کیا ہے۔ ہم جو یہ اعلان کرتے ہیں کہ اس غلام صادق اور امام الزمان کو مانے بغیر اب ایمان کے اعلیٰ معیار حاصل نہیں ہو سکتے۔ ہم جو یہ اعلان کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی رضا اسی میں ہے کہ اِس مسیح ومہدی پر ایمان لایا جائے۔ ہم جو یہ اعلان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی تعلیم کو اب مسیح محمدی کے ذریعہ سے دنیا میں رائج ہونا ہے تو پھر ہمیں اپنی عبادتوں پر بھی نظر رکھنی ہوگی، اپنے اعمال پر بھی نظر رکھنی ہوگی، ان تمام گناہوں پر بھی نظر رکھنی ہوگی جن کی اللہ تعالیٰ نے نشاندہی فرمائی ہے۔ اپنی حیاؤں کے معیار بھی بلند کرنے ہوں گے۔ اپنے غیظ وغضب کو بھی گھٹانا ہوگا تاکہ جہاں اللہ تعالیٰ کی ستّاری سے حصہ لینے والے بنیں وہاں دنیا کے لئے بھی ایک نمونہ بن جائیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس قرآنی دعا کا وارث بنائے جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ كَفِّرْعَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَ تَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ (آل عمران:194) کہ اے ہمارے ربّ ہمارے گناہ بخش اور ہم سے برائیاں دور کر دے۔ ہماری ساری برائیوں کو اس طرح ڈھانپ دے جیسا ہم نے کبھی کی ہی نہیں تھیں۔ وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارَ اور ہمیں نیکوں کے ساتھ موت دے۔ ہمیں ان میں شمار کر جن پر تیرے پیار کی نظر پڑتی ہے اور ہم تیرا پیار حاصل کرنے والے بنیں اور ہم ہمیشہ تیری ستّاری سے حصہ پاتے چلے جانے والے ہوں۔ اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو۔

صداقت مسیح موعود علیہ السلام
غلبہ اسلام کے آئینہ میں

(محمد یوسف انور استاذ جامعہ احمدیہ قادیان)

ارشادِ خداوندی ہے :

هُوَالَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ وَلَوْ کَرِهَ الْمُشْرِکُوْنَ ۔(الصف :رکوع ۱)

موعود اقوام عالم: اس آیت قرآن مجید میں ایک موعود اقوام عالم کی پیشگوئی ہے۔ چنانچہ اس آخری زمانے میں ہر مذہب اپنے اپنے رنگ میں اس موعود کا منتظر ہے۔ یہاں یہ ذکر کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ائمہ سلف صالحین اور مفسرین قرآن شیعہ سُنّی نے یہ تسلیم کیا ہے کہ اس آیت میں دینِ حق یعنی اسلام کے دوسرے تمام ادیان پر جس غلبہ کا ذکر پایا جاتا ہے وہ کامل طور پر مسیح موعودؑ اور مہدی معہود کے زمانہ میں ہوگا۔

حضرت امام ابن جریر کہتے ہیں ’’دین اسلام کا غلبہ باقی تمام ادیان پر عیسیٰ ابن مریم کے نزول کے وقت ہوگا‘‘۔(تفسیر ابن جریر پارہ ۲۸ صفحہ ۱۵۴)

مولانا محمد اسمٰعیل صاحب شہید فرماتے ہیں:

’’ظاہر است کہ ابتدائے ظہور دین در زمان پیغمبر بوقوع آمدہ و اتمام آں از دست حضرت مہدی واقع خواہد گردید‘‘ (منصب امامت صفحہ ۵۶ تفسیر قادری جلد ۲ صفحہ ۵۳۸)

اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے

’’تا کہ غالب کردے اس دین کو علی الدین کلّہ سب دین اور ملّت پر حضرت عیسیٰؑ کے اُترنے کے وقت‘‘۔

اسی طرح شیعہ صاحبان کی مستند کتابوں میں لکھا ہے:

’’انما نزلت فی القائم من آل محمد وھوالامام الذی یظھرہ اللہ علی الدین کلہ۔

(بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۱۲۰۰)

کہ یہ آیت قائم آلِ محمدؐ یعنی مہدی کے بارے میں نازل ہوئی ہے اور وہی امام ہے جسے اللہ تعالیٰ سب ادیان پر غلبہ عطا کرے گا۔

تمام مذاہب میں ایک مصلح کے آنے کا وعدہ

۱۔ہندو مذہب کی رُو سے شری کرشن جی مہاراج ’’کلکی اوتار‘‘ نیکوں کی حفاظت، گنہگاروں کی سرکوبی اور دھرم کی امامت کے لئے دھارن کریں گے۔

۲۔یہودی مذہب کی رُو سے ایک ’’عہد کا رسول‘‘ آئے گا۔

۳۔عیسائی مذہب کی رُو سے حضرت یسوع مسیح نئی پیدائش میں آئیں گے۔

۴۔مذہب اسلام کی رُو سے اُمتِ محمدیہ میں سے حضرت مسیح موعودؑ اور امام مہدی معہود تشریف لائیں گے۔

۵۔پارسی مذہب کی رُو سے ایک فارسی الاصل شخص کو پیغمبر بنایا جائے گا۔

۶۔سکھ ازم کی رُو سے مسلمانی جامہ میں کرشن جی قاضی بن کر آئیں گے۔

۷۔بدھ مذہب کی رُو سے ایک بدھ کا آنا مقدر ہے۔ جن کا نام میتریہ ہوگا۔

چنانچہ خدا تعالیٰ نے اس آخری زمانے میں اپنے وعدہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق اس موعود کو ہندوستان کی سرزمین پنجاب کے قصبہ قادیان میں مبعوث کیا اور اُس نے خدا کے حکم سے یہ اعلان کیا کہ میں ہی وہ مسیح موعود ہوں جس کے بارے میں پہلے سے انبیاء کرام نے خبر دی ہے اور سابقہ کتب میں بھی جس کا ذکر پایا جاتا ہے۔

پیشگوئی: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر اس زمانہ (مسیح موعود) میں ایمان ثریا پر بھی چلا گیا ہوگا تو ایک فارسی الاصل انسان اسے دوبارہ دنیا میں لاکر رائج کرے گا۔ (صحیح بخاری) خود حضرت مسیح موعودؑ کے الہامات میں بھی خدا تعالیٰ نے متعدد بار آپ کے اس عظیم الشان کام کا ذکر فرمایا ہے کہ آپ شریعت کو قائم کریں گے اور دین اسلام کو زندہ کریں گے اور اگر ایمان ثریا پر بھی چلا گیا ہوگا تو اسے واپس لائیں گے۔ (تذکرہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

آپؑ فرماتے ہیں:

’’وہ کام جس کے لئے خدا نے مجھے مامور فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ خدا میں اور اس کی مخلوق کے رشتہ میں جو کدورت واقع ہوگئی ہے اس کو دُور کر کے محبت اور اخلاص کے تعلق کو دوبارہ قائم کروں اور سچائی کے اظہار سے مذہبی جنگوں کا خاتمہ کر کے صلح کی بنیاد ڈالوں اور وہ دینی سچائیاں جو دنیا کی آنکھ سے مخفی ہوگئی ہیں ان کو ظاہر کر دوں اور وہ روحانیت جو نفسانی تاریکیوں کے نیچے دب گئی ہے اس کا نمونہ دکھاؤں اور خدا کی طاقتیں جو انسان کے اندر داخل ہو کر توجہ یا دُعا کے ذریعہ سے نمودار ہوتی ہیں حال کے ذریعہ سے نہ محض مقال سے ان کی کیفیت بیان کروں اور سب سے زیادہ یہ کہ وہ خالص اور چمکتی ہوئی توحید جو ہر ایک قسم کی آمیزش سے خالی ہے جو اب نابود ہو چکی ہے اس کا دوبارہ قوم میں دائمی پودا لگا دوں اور یہ سب کچھ میری قوت سے نہیں ہوگا بلکہ اس خدا کی طاقت سے ہوگا جو آسمان اور زمین کا خدا ہے۔‘‘ (لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۳۴)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیف تھلک اُمّتی اَنَا فی اوّلِھا والمسیح ابن مَرْیَمَ فی آخِرِھَا ۔ کہ میری امت کیسے ہلاک ہوسکتی ہے کیونکہ اُس کے اوّل میں مَیں ہوں اور اُس کے آخر میں مسیح موعود ہوگا۔

آپؑ نے قوم کے سامنے یہ اعلان کیا۔

قوم کے لوگو ادھر آؤ کہ نکلا آفتاب
وادیٔ ظلمت میں کیا بیٹھے ہو تم لیل و نہار
میں وہ پانی ہوں کہ آیا آسماں سے وقت پر
میں ہوں وہ نور خدا جس سے ہوا دن آشکار

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا ثمرہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’مجھے قادر مطلق خدا نے اپنے خاص مکالمہ سے شرف بخشا ہے اور اطلاع دی ہے کہ مَیں ہر ایک مقابلہ میں جو روحانی برکات اور سماوی تائیدات میں کیا جائے تیرے ساتھ ہوں اور تجھ کو غلبہ ہوگا۔‘‘ (جنگ مقدس صفحہ ۱۳۷-۱۳۸)

نیز فرمایا:

’’مَیں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کا نام لے کر جھوٹ بولنا سخت بدذاتی ہے کہ خدا تعالیٰ نے مجھے بزرگ واجب الاطاعت سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی دائمی زندگی اور پورے جلال کا یہ ثبوت دیا ہے کہ میں نے اس کی پیروی سے اور اس کی محبت سے آسمانی نشانوں کو اپنے اُوپر اُترتے ہوئے اور دل کو یقین کے نور سے پُر ہوتے ہوئے پایا اور اس قدر نشان غیبی دیکھے کہ ان کھلے کھلے نوروں کے ذریعہ سے مَیں نے خدا کو دیکھ لیا۔‘‘ (تریاق القلوب صفحہ ۵)

ایک اور مقام پر آپ فرماتے ہیں:

’’سو مَیں نے محض خدا کے فضل سے نہ اپنے کسی ہُنر سے اس نعمت سے کامل حصہ پایا ہے جو مجھ سے پہلے نبیوں اور رسولوں اور خدا کے برگزیدوں کو دی گئی تھی اور میرے لئے اس نعمت کا پانا ممکن نہ تھا اگر مَیں اپنے سیّد و مولیٰ فخر الانبیاء آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی راہوں کی پیروی نہ کرتا۔ سو مَیں نے جو کچھ پایا اُس کی پیروی سے پایا اور مَیں سچے اور کامل علم سے جانتا ہوں کہ کوئی انسان بجز پیروی اس نبی کاملؐ کے خدا تک نہیں پہنچ سکتا۔‘‘ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۲)

اسی طرح فرماتے ہیں:

’’مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ اسلام ایسے بدیہی طور پر سچا ہے کہ اگر تمام کفار روئے زمین کے دُعا کرنے کے لئے ایک طرف کھڑے ہوں اور مَیں ایک طرف اکیلا اپنے خدا کی جناب میں کسی امر کے لئے رجوع کروں تو خدا میری ہی تائید کرے گا مگر نہ اس لئے کہ سب سے مَیں ہی بہتر ہوں بلکہ اس لئے کہ مَیں اس کے رسول پر دلی صدق سے ایمان لایا ہوں۔‘‘ (چشمہ معرفت صفحہ ۳۳۴)

آپؑ نے اس وقت مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا جس وقت مسلم شعراء کچھ یوں رقمطراز تھے۔

حالی کہتے ہیں:

اے خاصۂ خاصانِ رُسل وقت دعا ہے
اُمت پہ تری آکے عجب وقت پڑا ہے
زیادہ ہے اے کشتیٔ اُمت کے نگہباں
بیڑا یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے
کر حق سے دعا اُمّت مرحوم کے حق میں
خطروں میں بہت جس کا جہاز آکے گھرا ہے

اقبال کہتے ہیں:

یہ دَور اپنے ابراہیمؑ کی تلاش میں ہے
صنم کدہ ہے جہاں لا الہ الا اللہ

اخبار زمیندار لکھتا ہے:

آنے والے آ، زمانے کی امامت کے لئے
مضطرب ہیں تیرے شیدائی زیارت کے لئے

تمنا

بھیج اب امام مہدی کو
یا طریقہ بتا بلانے کا
اے امام الزماں کہاں ہیں آپ
کچھ بتا دیجئے ٹھکانے کا
جلد آجایئے جو آنا ہے
اب کب آئے گا وقت آنے کا
دیکھئے اِک جہاں ہے مشتاق
آپ کو آنکھوں پر بٹھانے کا

اسلام کی سچائی کا پہلا نشان

بہر حال حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسلام کی سچائی کو براہین نیرہ اور دلائل قطعیہ سے برملا طور پر ثابت کیا اور جس شدت کے ساتھ اسلام پر دیگر مذاہب کی جانب سے حملے ہو رہے تھے اور بانی اسلامؐ پر جو من گھڑت اعتراضات کئے جا رہے تھے آپؑ نے ڈٹ کر ان کا دفاع کیا اور معقول جواب دیا اور انہیں اسلام کی سچائی کا چیلنج دیا۔ ۱۸۸۰ء میں براہین احمدیہ میں دس ہزار روپے کا انعامی چیلنج شائع کرتے ہوئے فرمایا:

’’امابعد سب طالبان حق پر واضح ہو جو مقصود اس کتاب کی تالیف سے جو موسوم بالبراھین الاحمدیہ علی حقیت کتاب اللہ القرآن و النبوۃ المحمدیہ ہے یہ ہے جو دین اسلام کی سچائی کے دلائل اور قرآن مجید کی حقیت کے براہین اور حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی صدق رسالت کے وجوہات سب لوگوں پر بوضاحت تمام ظاہر کئے جائیں اور نیز ان سب کو جو اس دین متین اور مقدس کتاب اور برگزیدہ نبی سے منکر ہیں ایسے کامل اور معقول طریق سے ملزم اور لاجواب کیا جائے جو آئندہ ان کو بمقابلہ اسلام کے دم مارنے کی جگہ باقی نہ رہے۔‘‘

(براہین احمدیہ حصہ اوّل صفحہ 23-24 جدید ایڈیشن)

چنانچہ اس انعامی چیلنج کے مقابلہ میں آج تک کوئی بھی مرد میدان نہ بن سکا۔

اسلام کا دوسرا غلبہ

اُس زمانہ میں مسلمان یہ کہہ رہے تھے آج

اسلام کرامت والوں سے خالی ہے اب معجزات اور نشانات نظر نہیں آتے ہیں۔

چنانچہ آپؑ نے فرمایا:

کرامت گرچہ بے نام ونشاں است
بیا بنگرز غلمان محمدؐ

’’میں علانیہ کہتا ہوں کہ اسلام کے سوائے باقی مذاہب مُردہ ہیں صرف اسلام زندہ مذہب ہے۔ جو اپنے اندر خوارق ونشان ساتھ رکھتا ہے۔ جو چاہے دیکھ لے۔ اگر مَیں نہ دکھا سکوں تو جو سزا چاہیں مجھے دیں۔‘‘

(تقریر جلسہ مذاہب اعظم ۱۹۰۶ء)

غلبۂ اسلام کا عظیم الشان نظارہ

جلسہ مذاہب اعظم لاہور اس امر کا جیتا جاگتا ثبوت ہے۔ آپؑ کو قبل از وقت خدا نے یہ اطلاع دی تھی کہ آپؑ کا مضمون سب پر بالا رہے گا۔

دسمبر ۱۸۹۶ء میں بمقام لاہور ایک مذہبی کانفرنس منعقد ہوئی جس میں پانچ سوال تجویز کئے گئے۔ سب کو اپنے مذہب کی رُو سے جواب دینا تھا۔ ہندو، عیسائی، سکھ، آریہ، یہودی اور اسلام وغیرہ کے نمائندے اپنے اپنے مذہب کے مطابق ان سوالات کا جواب دینے کے لئے شامل ہوئے۔ آپؑ نے اسلامی اصول کی فلاسفی کے نام سے ایک مضمون لکھا جو کہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹیؓ نے تمام مجمع میں پڑھ کر سنایا جسے بالاتفاق پسند کیا گیا۔

بہرحال اس وقت یہ اعلان کیا گیا کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانیؑ کا مضمون ہی غالب رہا۔ اس کی خبریں مختلف اخباروں میں شائع ہوتی رہیں جیسے سول ملٹری گزٹ لاہور۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

مجھے خدا نے بشارت دی ہے کہ ’’میں تجھے زمین کے کناروں تک عزّت کے ساتھ شہرت دوں گا اور تیرا ذکر بلند کروں گا۔‘‘ (تذکرہ صفحہ ۱۹۱)

۱۸۹۸ء میں فرمایا:

’’میرے رب نے میری طرف وحی کی اور مجھ سے وعدہ فرمایا کہ وہ میری نصرت فرمائے گا۔ یہاں تک کہ میری دعوت اور میرا سلسلہ زمین کے مشارق و مغارب یعنی زمین کے کناروں تک پہنچ جائے گا۔‘‘ (لجۃ النور)

اسی طرح ۱۹۰۰ء میں اپنی کتاب اربعین میں یہ الٰہی بشارت درج فرمائی:

اِنی حاشِر کُل قوم یا تونک جندًا انّی انرت مکَانکَ تَنْزِیْلٌ مِّن اللّٰهِ العَزِیْزِ الرَّحِیم۔ (تذکرہ صفحہ ۳۲۰)

یعنی میں ہر قوم میں سے گروہ کے گروہ تیری طرف بھیجوں گا۔ مَیں نے تیرے مکان کو روشن کر دیا۔ یعنی دنیا پر ظلمت چھائی ہوئی ہوگی اور ہر قوم اور ہر ملک کی روحانی روشنی چاہنے والی سعید روحیں تیرے مکان کو روشن دیکھ کر روحانی روشنی حاصل کرنے کے لئے گروہ در گروہ تیرے مکان کا قصد کریں گی، امریکہ سے تیرے پاس لوگ آئیں گے یورپ سے بھی آئیں گے۔ افریقہ سے بھی آئیں گے۔ انڈونیشیا سے لوگ آئیں گے۔ چین اور جاپان سے بھی آئیں گے۔ روس سے بھی آئیں گے غرضیکہ ہر برّ اعظم سے اور ہر ملک سے اور ہر قوم سے اور ہر مذہب کے لوگ تیرے مکان میں آکر فروکش ہوں گے۔ اور روحانی نُور سے منور ہوں گے۔ اور فرمایا یہ پیشگوئی کسی انسان کا کلام نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے جو عزیز اور رحیم ہے، جو ایک دن پورا ہو کر رہے گا۔

(اسلام کا عالمگیر غلبہ صفحہ 20)

یہ پیشگوئی پوری ہوگئی ہے

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اس وقت جماعت احمدیہ کے سربراہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے ۵ سالہ دور خلافت میں جو بیرونی ممالک میں کامیاب دورے فرمائے ان کے نتیجہ میں جہاں احمدی احباب کے ایمانوں میں ایک تازگی اور ولولہ اور جوش و جذبہ پیدا ہوگیا ہے وہاں غیر از جماعت افراد کو یہ توفیق ملی کہ انہوں نے جماعت سے وابستگی رکھی اور لٹریچرس اور احمدی مبلغین و معلمین سے تبادلہ خیالات کیا اور جماعت احمدیہ میں داخل ہوئے اور اب اس وقت ۱۹۳ ممالک میں جماعت احمدیہ پھیل چکی ہے اور ہر قوم ہر ملک ہر طبقے سے لوگ بڑی تیزی کے ساتھ کثرت سے جماعت میں داخل ہو رہے ہیں اور بین الاقوامی جلسے جو جماعت احمدیہ منعقد کرتی ہے۔ جن میں بذات خود حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز شمولیت فرماتے ہیں۔ اُن جلسوں میں دنیا بھر کے ممالک سے احباب جماعت کثیر تعداد میں شرکت کرتے ہیں۔ اُن میں افریقہ امریکہ، لندن، جرمنی، کینیڈا اور جاپان، فرانس اور باقی ممالک کے لوگ شامل ہیں۔

پھر خدا تعالیٰ نے اس زمانہ میں جماعت کو ایک اور نعمت ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے رنگ میں عطا کی ہے جس کے ذریعہ جماعت کی تربیتی، تبلیغی مساعی کے علاوہ پیارے آقا کے خطبات خطابات اور باقی مجلس علم و عرفان کے پروگرام نشر ہوتے ہیں جس سے ساری دنیا مستفید ہو رہی ہے۔

غیروں کا اعتراف

☆...... جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کا ذکر کرتے ہوئے پروفیسر غانا یونیورسٹی کالج اپنی کتاب "Christ of Mohammad" میں لکھتے ہیں:

’’غانا کے شمالی حصہ میں رومن کیتھولک کے سوا عیسائیت کے تمام اہم فرقوں نے محمدؐ کے پیروٴں کے لئے میدان خالی کر دیا ہے۔ اشانٹی اور گولڈ کوسٹ کے جنوبی حصوں میں عیسائیت آج کل ترقی کر رہی ہے۔ لیکن جنوب کے بعض حصوں میں خصوصًا ساحل کے ساتھ ساتھ احمدیہ جماعت کو عظیم الشان فتوحات حاصل ہو رہی ہیں۔ یہ خوش کن توقع کہ گولڈ کوسٹ جلد ہی عیسائی بن جائے گا اب معرض خطر میں ہے اور یہ خطرہ ہمارے خیال کی وسعتوں سے کہیں زیادہ عظیم ہے۔ اور یقیناً (یہ صورت حال) عیسائیت کے لئے کھلا چیلنج ہے۔ تاہم یہ فیصلہ ابھی باقی ہے کہ آئندہ افریقہ میں ہلال کا غلبہ ہوگا یا صلیب کا‘‘۔

(اسلام کا عالمگیر غلبہ صفحہ ۵۳)

☆...... مصر کا مشہور اخبار ’’الفتح‘‘ قاہرہ۔ اپنی اشاعت مورخہ ۲۵؍جمادی الثانی ۱۳۵۱ میں لکھتا ہے:

’’جو شخص بھی ان لوگوں (جماعت احمدیہ: ناقل) کے حیرت انگیز کاموں کو دیکھے گا وہ حیران وششدر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ کس طرح اس چھوٹی سی جماعت نے اتنا بڑا جہاد کیا ہے جسے کروڑ ہا مسلمان نہیں کر سکے۔ صرف وہی ہیں جو اس راہ میں اپنی جانیں اور اموال خرچ کر رہے ہیں۔‘‘

(ترجمہ از عربی عبارت)

☆...... مشہور آریہ سماجی اخبار ’’تیج‘‘ دہلی ۲۵؍جولائی ۱۹۲۵ء کو لکھتا ہے:

’’تمام مسلمانوں میں سب سے زیادہ ٹھوس اور موٴثر کام کرنے والی طاقت احمدیہ جماعت ہے اور بلا مبالغہ احمدیہ تحریک ایک خوفناک آتش فشاں پہاڑ ہے جو بظاہر اتنا خوفناک معلوم نہیں ہوتا لیکن اس کے اندر ایک تباہ کن اور سیال آگ کھَول رہی ہے جس سے بچنے کی کوشش نہ کی گئی تو کسی وقت ہمیں (آریوں) کو جھلس دیگی۔‘‘

☆...... مشہور ہندو اخبار روزنامہ ’’پرتاپ‘‘ لکھتا ہے کہ:

’’احمدی لوگ تمام دنیا کے مسلمانوں میں سب سے زیادہ ٹھوس کام کرنے والے ہیں اور ان کی تبلیغی جدّ و جہد اس وقت ہمیں سب سے زیادہ نقصان پہنچا رہی ہے۔‘‘ (بحوالہ تبلیغ اسلام زمین کے کناروں تک)

حضرت مسیح موعودؑ کے الہامات اور موجودہ حالات : صداقت احمدیت کی دلیل

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بے شمار الہامات اپنی جماعت کی ترقی اور بعض آمدہ مصائب و مشکلات اور مخالفین و معاندین کے انجام سے متعلق ہوتے رہے۔ ۲۸؍اگست ۱۹۰۱ء کی صبح کو حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ:

’’ہمارے مخالف دو قسم کے لوگ ہیں ایک تو مسلمان ملاّ مولوی وغیرہ۔ دوسرے عیسائی انگریز وغیرہ۔ دونوں اس مخالفت میں اور اسلام پر ناجائز حملے کرنے میں زیادتی کرتے ہیں۔ آج ہمیں ان دونوں قوموں کے متعلق ایک نظارہ دکھایا گیا اور الہام کی صورت پیدا ہوئی مگر اچھی طرح یاد نہیں رہا۔ انگریزوں وغیرہ کے متعلق اس طرح سے تھا کہ ان میں بہت لوگ ہیں جو سچائی کی قدر کریں گے اور ملاّ مولویوں وغیرہ کے متعلق یہ تھا کہ ان میں سے اکثر کی قوت مسلوب ہوگئی ہے۔‘‘ (الحکم جلد ۵، صفحہ ۶)

۲؍ستمبر ۱۹۰۱ء کو فرمایا:

’’آج ہم نے رؤیا میں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کا دربار ہے اور ایک مجمع ہے اور اس میں تلواروں کا ذکر ہو رہا ہے تو میں نے اللہ تعالیٰ کو مخاطب کر کے کہا کہ سب سے بہتر اور تیز تر وہ تلوار ہے جو تیری تلوار میرے پاس ہے۔ اس کے بعد ہماری آنکھ کھل گئی ہے اور پھر ہم نہیں سوئے کیونکہ لکھا ہے کہ جب مبشر خواب دیکھو تو اُس کے بعد جہاں تک ہو سکے نہیں سونا چاہئے اور تلوار سے مُراد یہی حربہ ہے جو کہ ہم اس وقت اپنے مخالفوں پر چلا رہے ہیں۔‘‘

(الحکم ۱۹۰۱ جلد ۵ صفحہ ۳۳)

۱۹؍اپریل ۱۹۰۴ء کو فرمایا کہ:

میں اپنی جماعت کے لئے اور پھر قادیان کے لئے دعا کر رہا تھا تو یہ الہام ہوا۔

(۱) زندگی کے فیشن سے دُور جا پڑے ہیں

(۲) فَسَحِّقْهُمْ تَسْحِیْقًا۔ ترجمہ پس پیس ڈال اُن کو خوب پیس ڈالنا۔ فرمایا میرے دل میں آیا کہ اس پیس ڈالنے کو میری طرف کیوں منسوب کیا گیا ہے۔ اتنے میں میری نظر اس دعا پر پڑی جو ایک سال ہوا بیت الدعا پر لکھی ہوئی ہے اور وہ دعا یہ ہے

یار ب فاسمع دعائی ومَزق اَعْدَآء ک وَاَعْدَائی وَاَنْجِزْ وَعْدَکَ وَانْصُر عَبْدک وَاَرِنَا اَیَّامَک وَشَهِّرْلَنَا حُسَامَکَ وَلَا تَذَرْ مِنَ الْکَافِرِیْنَ شَرِیْرًا۔

اس دعا کو دیکھنے اور اس الہام کے معلوم ہونے سے معلوم ہوا کہ یہ میری دعا کی قبولیت کا وقت ہے۔ پھر فرمایا ہمیشہ سے سنّت اللہ اس طرح پر چلی آتی ہے کہ اس کے ماموروں کی راہ میں جو لوگ روک ہوتے ہیں اُن کو ہٹا دیا کرتا ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کے بڑے فضل کے دن ہیں۔ ان کو دیکھ کر خدا تعالیٰ کی ہستی پر ایمان اور یقین بڑھتا ہے کہ وہ کس طرح ان امور کو ظاہر کر رہا ہے۔

(الحکم جلد ۸ نمبر ۱۳-۲۴؍اپریل ۱۹۰۴ء)

۲۰؍اپریل ۱۹۰۴ء کو الہام ہوا کہ:

انت مِنّی بِمَنْزِلَةٍ لَّا یَعْلَمُهَا الْخَلْقُ۔ اَنْتَ مِنّی بِمَنْزِلَةِ عَرْشِیْ۔

ترجمہ: تو میرے نزدیک وہ مقام رکھتا ہے جس سے تمام مخلوق ناواقف ہے۔ تو میرے نزدیک بمنزلہ عرش کے ہے۔

عرش پر آپ نے فرمایا کہ یہ لفظ اس لئے بیان کیا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ کی تجلیات جمالی وجلالی کا اتم عرش ہے اور مسیح موعود اتم مظہر صفاتِ جمالیہ کا ہے جو کہ اس وقت ظاہر ہو رہی ہیں اور اس لئے کل انبیاء کے ناموں سے مجھے خطاب کیا گیا ہے تا کہ اُن کے کُل صفات کا مظہر تام مَیں ہو جاؤں۔ خدا تعالیٰ صفات محی ممیت برابر کام میں زور سے لگی ہوئی ہیں۔ ایک طرف تو لوگ زندہ ہو رہے ہیں اور ایک طرف مر رہے ہیں۔ پس چونکہ ان ایّام میں خدا کی صفات اپنی پوری تجلّی سے کام کر رہی ہے اس مناسبت کے لحاظ سے عرش کہا گیا ہے۔

(البدر جلد ۳ نمبر ۱۶-۱۷؍اپریل و یکم مئی ۱۹۰۴ء)

زلزلوں اور سخت تباہی کی پیشگوئیاں

بکثرت زلازل وحوادث کے تعلق میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:

’’یاد رہے کہ خدا نے مجھے عام طور پر زلزلوں کی

خبر دی ہے۔ پس یقیناً سمجھو کہ جیسا کہ پیشگوئی کے مطابق امریکہ میں زلزلے آئے ایسا ہی یورپ میں بھی آئے اور نیز ایشیاء میں بھی آئے اور نیز ایشیا کے مختلف مقامات میں آئیں گے۔ اور بعض اُن میں قیامت کا نمونہ ہوں گے اور اس قدر موت ہوگی کہ خون کی نہریں چلیں گی۔ اس موت سے یہ نہ پرند بھی باہر نہیں ہوں گے اور زمین پر اس قدر سخت تباہی آئے گی کہ اس روز سے کہ انسان پیدا ہوا، ایسی تباہی کبھی نہیں آئی ہوگی اور اکثر مقامات زیروزبر ہو جائیں گے کہ گویا اُن میں بالکل آبادی نہ تھی اور اُس کے ساتھ ہی اور بھی آفات زمین و آسمان میں ہولناک صورت میں پیدا ہونگی یہاں تک کہ ہر عقلمند کی نظر میں وہ باتیں غیر معمولی ہو جائیں گی اور ہیئت اور فلسفہ کی کتابوں کے کسی صفحے میں ان کا پتہ نہیں ملے گا۔ تب انسانوں میں اضطراب پیدا ہوگا کہ یہ کیا ہونے والا ہے اور بہتیرے نجات پائیں گے اور بہتیرے ہلاک ہو جائیں گے۔ وہ دن نزدیک ہیں بلکہ میں دیکھتا ہوں کہ دروازے پر ہیں کہ دنیا قیامت کا نظارہ دیکھے گی اور نہ صرف زلزلے بلکہ اور بھی ڈرانے والی آفتیں ظاہر ہوں گی۔ کچھ آسمان سے اور کچھ زمین سے۔ یہ اس لئے کہ نوعِ انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی ہے۔ اور تمام دل اور تمام ہمّت اور تمام خیالات سے دنیا پر ہی گر گئے ہیں۔ اگر میں نہ آیا ہوتا تو ان بلاؤں میں کچھ تاخیر ہو جاتی پر میرے آنے کے ساتھ خدا کے غضب کے وہ مخفی ارادے جو ایک بڑی مدّت سے مخفی تھے ظاہر ہوگئے.... یہ مت خیال کرو کہ امریکہ وغیرہ میں سخت زلزلے آئے اور تمہارا ملک اُن سے محفوظ ہے میں تو دیکھتا ہوں کہ شاید اُن سے زیادہ مصیبت کا منہ دیکھو گے۔ اے یورپ تُو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیاء تو بھی محفوظ نہیں اور اے جزائر کے رہنے والو! کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔''

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۶ تذکرہ صفحہ ۵۶۵)

بین الاقوامی طریق پر جماعت احمدیہ کو نابود کرنے کی سازشیں

جماعت احمدیہ کے وجود میں آتے ہی مخالفین احمدیت نے سرتوڑ کوشش کی کہ اس پودے کو پنپنے نہیں دینا ہے۔ ہر قیمت پر اسے اُکھاڑ پھینکنا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں بڑی شدت کے ساتھ مخالفت ہوئی اور تمام حربے استعمال کئے گئے لیکن آخر کار ان کے حصے میں صرف اور صرف ناکامی اور خجالت نصیب ہوئی۔ بڑے بڑے جیّد علماء اور اکابرین امّت یہاں تک کہ غیر مسلم چوٹی کے لیڈر اور سرغنہ بھی آپؑ کے خلاف اُٹھ کھڑے ہوئے تھے مگر خدا تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اور آپؑ کی جماعت کو ان کے ہر شر سے محفوظ رکھا، سچ ہے:-

جو خدا کا ہے اُسے للکارنا اچھا نہیں
ہاتھ شیروں پر نہ ڈال اے رُوبہٴ زار و نزار

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد بھی یہ سلسلہ جاری رہا بلکہ پہلے سے بڑھ کر مخالفت تیز ہوتی چلی گئی۔ احرار نے کہا کہ ہم قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے مگر خدا تعالیٰ نے ان گیدڑ بھبھکیاں دینے والوں کو عبرتناک سزا دی اور کیفر کردار تک پہنچایا۔ خلافت ثالثہ میں جماعت احمدیہ کو پاکستان میں آئینی طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دینے والے حاکم اور اُس کے اہلکاروں کو خدا نے جو سزا دی وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ ذوالفقار علی بھٹو کو تو پھانسی پر لٹکایا گیا جبکہ اس کے اراکین کو جیل میں ڈالا گیا تھا۔

خلافت رابعہ میں جنرل ضیاء الحق نے ایک آرڈی نینس کے تحت احمدیوں کو اُن کے بنیادی حقوق سے محروم کیا اور کلمہ پڑھنے اور مسجد کو مسجد کہنے یہاں تک کہ اذان دینے سے روکا گیا۔ احمدی مساجد سے کلمہ طیبہ کو حکام نے پولیس کے ذریعہ سے مٹایا۔ ضیاء الحق کو خدا نے اس مکروہ اور غیر اسلامی حرکات پر جو عبرتناک سزا دی، دنیا اُسے بخوبی جانتی ہے بلکہ پاکستان میں احمدیوں کو جس قدر ستایا گیا، تنگ کیا گیا، شہید کیا گیا اور جیلوں میں بند کیا گیا اللہ تعالیٰ نے آخر کار اپنی غیرت دکھلائی اور اس وقت جو حالات پاکستان کے ہیں وہ سب کی نظروں کے سامنے ہیں۔

خوں شہیدان امّت کا اے کم نظر
رائیگاں کب گیا تھا کہ اب جائے گا
ہر شہادت تیرے دیکھتے دیکھتے
پھول پھل جائے گی پھول پھل لائے گی

اللہ تعالیٰ سعید روحوں کو جلد از جلد آغوش احمدیت میں آنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

☆☆☆

امن عالم اور مظلوم فلسطینی مسلمانوں کے لئے
دُعا کی خصوصی تحریک

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ 2/جنوری 2009ء کو تمام احمدیوں کو عالم اسلام اور فلسطینی بھائیوں کے لئے دعا کی خصوصی تحریک فرمائی ہے۔ حضور انور نے فرمایا:

''اسرائیل اور فلسطینیوں کے درمیان جو لڑائی ہو رہی ہے اس میں بھی صحیح راہنمائی نہ ہونے کی وجہ سے مظلوم فلسطینی نقصان اٹھا رہے ہیں.......... اسرائیل کا حملہ تو معصوموں پر ہے۔...... بہت سی معصوم جانیں بھی ضائع ہو رہی ہیں۔.......... مَیں نے تو یہاں غیروں کے سامنے بھی جب کہنے کا موقع ملا تو یہی کہا ہے کہ اگر انصاف کے تقاضے پورے نہیں کرو گے تو اپنے آپ کو جنگ کی ہولنا کیوں میں ڈالتے رہو گے۔

......پس ان کو یہی ہمیشہ کہا گیا کہ اپنی نسلوں کو بھی ان تباہیوں سے بچانے کی کوشش کریں اور انصاف کے تقاضے قائم کریں۔ اللہ کرے کہ یہ بڑی طاقتیں انصاف کے تقاضے پورے کرنے والی بھی ہوں۔ ورنہ یہ ایک دو ملکوں کی جنگ کا سوال نہیں رہے گا۔ پھر ان جنگوں کی صورت میں جو ہونے والی ہیں اور جو بظاہر نظر آ رہی ہیں بڑی خوفناک عالمگیر تباہی آئے گی۔

اللہ تعالیٰ ہم احمدیوں کو بھی دعائیں کرنے کی توفیق دے۔ دُرود پڑھنے کی توفیق دے تا کہ دنیا کو اس تباہی سے بچانے والے بن سکیں۔ اللہ کرے کہ دنیا بھی اس حقیقت کو پہچانے اور تباہی سے بچے''۔

ہمیں امید ہے کہ دنیا بھر میں تمام احمدی حضور انور کے ارشاد کے مطابق دعائیں کر رہے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین (ادارہ)

پندرہ روزہ تربیتی کیمپ نومبائعین برائے سال ۲۰۰۹ء

جملہ امراء کرام و سرکل انچارج صاحبان سے گذارش ہے کہ جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں کہ:

ماہ جون و جولائی میں (یا کچھ آگے پیچھے) سارے ہندوستان میں موسم گرما کی تعطیلات ہوتی ہیں۔ لہٰذا ان دنوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے آپ اپنے صوبہ میں کم از کم ۱۵ یوم نومبائعین کا تربیتی کیمپ ضرور لگائیں۔ جس میں چھوٹے چھوٹے تربیتی پروگرام بنائے جائیں اور آسان تربیتی نصاب مرتب کر کے طلباء کو یاد کروایا جائے۔ نیز کیمپ کے اختتام پر بچوں کا امتحان لیا جائے اور پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء میں مسابقت کی رُوح پیدا کرنے کے لئے انعامات بھی تقسیم کئے جائیں اور اس کی رپورٹ نظارت اصلاح وارشاد میں ارسال کریں چونکہ گذشتہ صد سالہ خلافت جوبلی کے جشن کا سال رہا ہے لہٰذا اس سال بھی خلافت کی اہمیت اور برکت سے متعلق معلومات سے طلباء کو روشناس کرایا جائے۔ قادیان میں منعقد ہونے والے تربیتی کیمپ کی رپورٹ ہر سال اخبار بدر میں شائع ہوتی ہے اس سے بھی استفادہ کیا جا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو زیادہ سے زیادہ مقبول خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

امتحان دینی نصاب نومبائعین برائے سال ۲۰۰۹

جملہ امراء کرام، صدر صاحبان، سرکل انچارج صاحبان، مبلغین و معلمین کرام کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال نومبائعین کے دینی نصاب کا امتحان مورخہ ۲۷/ستمبر ۲۰۰۹ء بروز اتوار مقرر کیا گیا ہے جس کا نصاب تمام جماعتوں کو بھجوا دیا گیا ہے۔ براہِ کرم آپ ابھی سے اس نصاب کے مطابق احباب جماعت کی تیاری کروائیں اور تاریخ مقررہ پر زیادہ سے زیادہ احباب کو اس امتحان میں شامل کریں۔ امتحان کے لئے دو گروپ بنائے گئے ہیں۔ اُسی کے مطابق احباب و مستورات و بچگان کو اس امتحان میں شامل کریں۔

اس کے علاوہ ناخواندہ احباب کی بھی تیاری کروائیں۔ انہیں B گروپ میں شامل کر کے زبانی امتحان لیں۔ جزاکم اللہ (ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

''اخبار بدر کے لئے قلمی و مالی تعاون کر کے عنداللہ ماجور ہوں''

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کے لئے رجوع فرمائیں
Tel :6211550 Fax : 047-6212980
Mob: 0333-6700663
email : ahmadtravel@hotmail.com

Sarmad
SJ
Jewellers
different like you....
Rizwan Aslam
0321-9463065
www.sarmadjewellers.com
Main Branch shop # 4, Umer Market, Zaildar Road, Ichra, Lahore
Tel: +92-42-7523145
Fax:+92-42-7567952

البشیرز معروف قابل اعتماد نام
پیج
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات وملبوسات
اب چوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں بااعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، شوروم ربوہ
0300-4146148
فون شوروم چوکی 047-6214510-049-4423173

انی معک یا مسرور
طالب دعا: محمد احمد مظفر علوی
نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل شعبہ اشتہارات
گلشن علوی، برجی روڈ، نصیر آباد حلقہ ''غالب'' ربوہ
فون: 047-6211687 موبائل +923344090620
رھائش: +923349868214
email: mamalvi@hotmail.com
mamalvi@yahoo.com

ہیلتھ انشورنس کے متعلق دارالافتاء کی وضاحت

محترم مبشر احمد صاحب کاہلوں مفتی سلسلہ ربوہ نے محترم ناظر صاحب اعلیٰ قادیان کی ایک چٹھی کے جواب میں ہیلتھ انشورنس کے متعلق جو فتویٰ بھجوایا ہے وہ قارئین کے ازدیادِ علم کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔(ادارہ)

مکرم ومحترم ناظر صاحب اعلیٰ قادیان

بتوسط انچارج صاحب انڈیا ڈیسک لندن

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آپ کا خط دارالافتاء میں موصول ہوا۔ آپ نے تحریر کیا ہے کہ محترم ایڈمنسٹریٹر صاحب نور ہسپتال قادیان نے ہیلتھ انشورنس کے سلسلہ میں بیمہ کمپنی کی ایک سکیم صدر انجمن احمدیہ میں بغرض غور بھجوائی ہے۔ اس سکیم کے تحت ۳۳۰۰ روپئے سالانہ پریمیئم پر شوہر، بیوی اور تین غیر شادی شدہ بچے یعنی کل پانچ افراد کا ایک سال کا Indoor کا خرچ دو لاکھ روپئے تک انشورنس کمپنی برداشت کرے گی۔ اگر صرف میاں بیوی کی انشورنس کرانی ہو تو یہ ۳۲۰۰ روپئے سالانہ پریمیئم پر ہوگی۔ اس انشورنس کی قابل ذکر بات یہ ہے کہ یہ رقم صرف ہیلتھ سروس کے لئے ہے لہٰذا اگر مریض بیمار نہیں ہوتا تو سال کے آخر میں یہ رقم واپس نہیں ملے گی۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ کیا اس سکیم کے تحت ہیلتھ انشورنس کرانا جائز ہے؟

جوابًا تحریر ہے کہ صرف ایسی انشورنس جائز ہے جس پر ملنے والی رقم نفع ونقصان میں شرکت کی شرط کے ساتھ ہو اور اس میں جوئے کی صورت نہ پائی جاتی ہو۔ اگر صرف نفع کی شراکت کی شرط کے ساتھ ملے تو سود ہونے کی وجہ سے ناجائز ہے۔ نیز پالیسی ہولڈر کمپنی کے ساتھ اگر کوئی ایسا معاہدہ کرلے کہ وہ صرف اپنی جمع شدہ رقم وصول کرے اور اس پر سود نہ لے تو ایسی انشورنس کروانے میں کوئی حرج نہیں۔ انشورنس کے متعلق مجلس افتاء نے درج ذیل سفارش حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کی خدمت اقدس میں پیش کی جسے حضور انور نے ۲۳/جون ۱۹۸۰ء کو منظور فرمایا:

”حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے فتاویٰ (جن میں سے متعلقہ دو اقتباس ذیل میں درج ہے) کے مطابق جب تک معاہدات سود اور قمار بازی سے پاک نہ ہوں بیمہ کمپنیوں سے کسی قسم کا بیمہ کروانا جائز نہیں ہے۔ یہ فتاویٰ مستقل نوعیت کے اور غیر مبدل ہیں البتہ وقتاً فوقتاً اس امر کی چھان بین ہوسکتی ہے کہ بیمہ کمپنیاں اپنے بدلتے ہوئے قوانین اور طریق کار کے نتیجہ میں قمار بازی اور سود کے عناصر سے کس حد تک مبرّا ہوچکی ہیں۔

مجلس افتاء نے اس پہلو سے بیمہ کمپنیوں کے موجودہ طریق کار پر نظر کی ہے اور اس نتیجہ پر پہنچی ہے کہ اگرچہ رائج الوقت عالمی مالیاتی نظام کی وجہ سے کسی کمپنی کے لئے یہ ممکن نہیں کہ وہ اپنے کاروبار میں کلیۃً سود سے دامن بچا سکے لیکن اب کمپنی اور پالیسی ہولڈر کے درمیان ایسا معاہدہ ہونا ممکن ہے جو سود اور قمار بازی کے عناصر سے پاک ہو۔ اس لئے اس شرط کے ساتھ بیمہ کروانے میں حرج نہیں کہ بیمہ کروانے والا کمپنی سے اپنی جمع شدہ رقم پر کوئی سود وصول نہ کرے۔

اس سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ارشادات درج ذیل ہیں:

”سود اور قمار بازی کو الگ کرکے دوسرے اقراروں اور ذمہ داریوں کو شریعت نے صحیح قرار دیا ہے۔ قمار بازی میں ذمہ داری نہیں ہوتی دنیا کے کاروبار میں ذمہ داری کی ضرورت ہے۔“

(البدر ۲۷/مارچ ۱۹۰۳ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے اپنی ایک تقریر میں فرمایا:

”اگر کوئی کمپنی یہ شرط کرے کہ بیمہ کرانے والا کمپنی کے فائدے اور نقصان میں شامل ہوگا تو پھر بیمہ کرانا جائز ہوسکتا ہے۔“

(الفضل ۷/جنوری ۱۹۳۰ء)(رجسٹر فیصلہ جات مجلس افتاء صفحہ ۶۰ غیر مطبوعہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ایک خط کے جواب میں لکھا کہ:

”یہ بات درست نہیں کہ ہم انشورنس کو سود کی ملونی کی وجہ سے ناجائز قرار دیتے ہیں۔ کم از کم میں تو اسے اس وجہ سے ناجائز قرار نہیں دیتا۔ اس کے ناجائز ہونے کی بہت سی وجوہات ہیں۔ جن میں سے ایک یہ ہے کہ:

۱-انشورنس کے کاروبار کی بنیاد سود پر ہے۔ اور کسی چیز کی بنیاد سود پر ہونا اور کسی چیز میں ملونی سود کی ہونا ان میں بہت بڑا فرق ہے۔ گورنمنٹ کے قانون کے مطابق کوئی انشورنس کمپنی ملک میں جاری نہیں ہو سکتی جب تک ایک لاکھ کی سیکورٹیز گورنمنٹ نہ خریدے۔ پس اس جگہ آمیزش کا سوال نہیں بلکہ لزوم کا سوال ہے۔

۲-دوسرے انشورنس کا اصول سود ہے۔ کیونکہ شریعت اسلامیہ کے مطابق اسلامی اصول یہ ہے کہ جو کوئی رقم کسی کو دیتا ہے یا وہ ہدیہ ہے یا امانت ہے یا شراکت ہے یا قرض ہے۔ ہدیہ، یہ ہے نہیں۔ امانت بھی نہیں۔ کیونکہ امانت میں کمی بیشی نہیں ہوسکتی۔ یہ شراکت بھی نہیں۔ کیونکہ کمپنی کے نفع ونقصان کی ذمہ داری اور اس کے چلانے کے اختیار میں پالیسی ہولڈر شریک نہیں۔ ہم اسے قرض ہی قرار دے سکتے ہیں اور حقیقتاً یہ ہوتا بھی قرض ہی ہے۔ کیونکہ اس روپیہ کو انشورنس والے اپنے ارادہ اور تصرف سے کام پر لگاتے ہیں اور انشورنس کے کام میں گھاٹا ہونے کی صورت میں روپیہ دینے والے پر کوئی ذمہ داری نہیں ڈالتے۔ پس یہ قرض ہے اور جس قرض کے بدلے میں کسی قبل از وقت سمجھوتہ کے ماتحت کوئی نفع حاصل ہو اسے شریعت اسلامیہ کی رو سے سود کہا جاتا ہے۔ پس انشورنس کا اصول ہی سود پر مبنی ہے۔

۳-تیسرے انشورنس کا اصول ان تمام اصولوں کو جن پر اسلام سوسائٹی کی بنیاد رکھنا چاہتا ہے باطل کرتا ہے۔ انشورنس کو کلی طور رائج کر دینے کے بعد تعاون باہمی، ہمدردی اور اخوت کا مادہ دنیا سے مفقود ہوجاتا ہے۔

(اخبار الفضل قادیان مورخہ ۱۸/ستمبر ۱۹۳۴ء صفحہ ۵)

بعض ملکوں میں حکومتی قانون کے تحت انشورنس کروانا لازمی امر ہوتا ہے۔ ایسی انشورنس کروانا جائز ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ سے ایک دوست نے ۲۵/جون ۱۹۴۲ء کو سوال کیا کہ یو پی گورنمنٹ نے حکم دیا ہے کہ ہر شخص جس کے پاس کوئی موٹر ہے وہ اس کا بیمہ کرائے کیا یہ جائز ہے،؟ حضور نے فرمایا:

”اس کے متعلق بھی یاد رکھنا چاہئے کہ یہ حکم صرف یو پی گورنمنٹ کا ہی نہیں بلکہ پنجاب میں بھی گورنمنٹ کا یہی حکم ہے یہ بیمہ چونکہ قانون کے ماتحت کیا جاتا ہے اور حکومت کی طرف سے اسے جبری قرار دیا گیا ہے اس لئے اپنے کسی ذاتی فائدہ کے لئے نہیں بلکہ حکومت کی اطاعت کی وجہ سے یہ بیمہ جائز ہے۔“

(الفضل ۴/نومبر ۱۹۶۱ء فرمودہ ۲۵/جون ۱۹۴۲ء)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

”ایک طرح کا بیمہ جائز ہے اور وہ یہ کہ مجبورًا کرانا پڑے جیسے بعض محکموں میں گورنمنٹ نے ضروری کر دیا ہے کہ ملازم بیمہ کرائیں۔ یہ چونکہ اپنے اختیار کی بات نہیں ہوتی اس لئے جائز ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فتویٰ موجود ہے۔ آپ نے فرمایا ہے پراویڈنٹ فنڈ جہاں مجبور کرکے جمع کرایا جاتا ہے وہاں اس رقم پر جو زائد ملے وہ لے لینا چاہئے۔“

(الفضل ۷/جنوری ۱۹۳۰ء جلد ۱۷ نمبر ۵۳ صفحہ ۴)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تحریر فرماتے ہیں کہ:

”جہاں حکومتی قوانین کے تحت انشورنس کرانی ضروری ہو وہاں انشورنس کرانا جائز ہے اور اس میں کوئی حرج نہیں۔“(خط حضور انور بنام سیکرٹری صاحب مجلس افتاء ۲۹/اپریل ۲۰۰۷ء)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

”موجودہ صورت میں بیمہ جن اصول پر چلایا جارہا ہے وہ شریعت کے خلاف ہیں شریعت میں سود بھی منع ہے اور جوٗا بھی منع ہے اور یہ دونوں چیزیں بیمہ کے اندر پائی جاتی ہیں۔ بیمہ کے موجودہ اصول کے مطابق نہ تو یہ سود کے بغیر چل سکتا ہے اور نہ جوئے کے بغیر۔ پس سود اور جوئے کی وجہ سے ہماری شریعت بیمہ کی موجودہ صورت کو جائز قرار نہیں دے سکتی۔“(روزنامہ الفضل ربوہ ۴/نومبر ۱۹۶۱ء صفحہ ۲)

آپ کی بیان کردہ ہیلتھ انشورنس سکیم کی تفاصیل کے مطابق اگر کوئی شخص بیمار نہیں ہوتا اور سکیم سے فائدہ نہیں اٹھاتا تو سال کے آخر میں ادا شدہ پریمیئم کی رقم ضائع ہوجائے گی اور واپس نہیں ملے گی۔ یہ جوٗا ہے لہٰذا ناجائز ہے۔

انڈیا میں حکومتی قانون کے مطابق انشورنس کرانا ضروری نہیں ہے۔ یہ ایک اختیاری امر ہے اس لئے احمدیوں کو ایسی انشورنس کرانے سے اجتناب کرنا چاہئے جس میں جوئے کا عنصر پایا جاتا ہے۔

(مبشر احمد کاہلوں مفتی سلسلہ احمدیہ)

اعلان بابت انعامی مقالہ نظارت تعلیم

سال ۲۰۰۹ء کے لئے نظارت تعلیم نے اس پس منظر کے پیش نظر مقالہ کا درج ذیل عنوان تجویز کیا ہے۔

”۲۰۰۹ء عالمی فلکیات کا سال اور قرآن مجید کی فلکیات کے مضمون کو عظیم دین“

"2009 As International Year of Astronomy And the Great Contribution of the Holy Quran to the Subject of the Astronomy"

☆......مضمون کم از کم دس ہزار الفاظ پر مشتمل ہو۔☆......اس مضمون کو دو حصوں میں تقسیم کیا جائے۔ پہلے حصہ میں گلیلیو کی سائنسی دریافتوں کے بارے ذکر کر کے اس سائنسدان کو خراج تحسین پیش کیا جائے۔ جس کے 25 نمبر ہیں۔ دوسرا حصہ قرآن اور علم فلکیات کے بارے میں لکھا جائے۔ جس کے لئے 75 نمبرات رکھے گئے ہیں۔ لہٰذا مضمون لکھتے وقت اس Guide Line کو مدنظر رکھا جائے۔☆......مقالہ اردو، ہندی اور انگریزی زبانوں میں سے کسی ایک زبان میں لکھا جا سکتا ہے۔☆......مضمون میں حوالہ جات مستند ہوں۔ حوالہ دیتے وقت متعلقہ ضروری حصہ کی فوٹو کاپی مقالہ کے ساتھ پیش کرنی ہوگی۔ انعامات کی تفصیل درج ذیل ہے:

انعام اوّل	انعام دوم	انعام سوم
5000/-	4000/-	3000/-

مقالہ ۳۱/اکتوبر ۲۰۰۹ء تک بذریعہ رجسٹری ڈاک نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان میں پہنچ جانا چاہئے۔

(ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان)

صدسالہ خلافت جوبلی تقریبات کے سلسلہ میں حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ فرانس 2008 کی مختصر جھلکیاں

☆ نئے قطعہ زمین کا معائنہ ☆ بورکینا فاسو کے ایک احمدی سے ملاقات ☆ نن سپیٹ کے لئے روانگی

☆ واقفین اور واقفات نو بچیوں کی کلاس ☆ باربی کیو (BBQ) میں عشائیہ کا اہتمام ☆ جلسہ سالانہ ہالینڈ کی وسیع پیمانہ پر میڈیا کورتج

(تسلسل کے لئے دیکھیں شمارہ نمبر ۲۵)

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق ساڑھے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج ہالینڈ کی جماعتوں، درونن، اترخت، زوتر میر، ہیگ، ایمسٹرڈیم ساؤتھ ایسٹ، ایمسٹرڈیم سنٹر، لیوراڈن، روٹر ڈیم، آرنیم، ماسترخت اور لائیڈن سے آنے والی 46 فیملیز کے دوصد سے زائد افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ علاوہ ازیں 16 احباب نے انفرادی طور پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا شرف پایا۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام رات ساڑھے آٹھ بجے تک جاری رہا۔ پونے نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت النور میں تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

فرانس ٹی وی کی خبر

فرانس کے ایک ٹی وی چینل France 24 کی ٹیم نے 10/اکتوبر جمعہ کے روز فرانس کی پہلی احمدیہ مسجد ''مسجد مبارک'' کے افتتاح کے موقع پر جو مختلف مناظر ریکارڈ کئے تھے وہ آج 12/اکتوبر کو ایک ڈاکومنٹری پروگرام کی صورت میں مختلف اوقات میں دو بار دکھائے جا چکے ہیں۔ اپنے اس پروگرام میں اس ٹی وی چینل نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو مسجد کا افتتاح کرتے ہوئے دکھایا ہے اور حضور انور کا تعارف بھی پیش کیا ہے۔

بانی جماعت احمدیہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بارہ میں بھی بتایا ہے اور جماعت احمدیہ کا تعارف پیش کیا ہے۔ MTA کے بارہ میں بتاتے ہوئے اس احمدیہ ٹی وی چینل کا تعارف بھی کروایا ہے۔ ''مسجد مبارک'' کے اندر اور باہر سے مختلف مناظر اور تصاویر دکھائی ہیں اور اپنے پروگرام کے آخر پر 17/اکتوبر کو ہونے والے مسجد برلن کے افتتاح کے پروگرام کا بھی ذکر کیا ہے۔

یہ ٹی وی چینل France 24، BBC کی طرح کا ٹی وی ہے اور انگلش، فرنچ اور عربی میں ساری دنیا میں دیکھا جاتا ہے اور پانچ براعظموں تک اس کی نشریات جاتی ہیں۔ اس ٹی وی چینل نے دن میں چار بار یہ پروگرام نشر کیا۔ دو مرتبہ انگریزی زبان میں اور ایک مرتبہ فرنچ اور عربی زبان میں۔ اپنے پروگرام کے آخر پر اس نے کہا کہ آج ساری دنیا کے احمدی کہہ سکتے ہیں کہ فرانس میں Saint Prix کے علاقہ میں ہماری مسجد موجود ہے۔

فرانس ریڈیو کی خبر

فرانس کے سب سے بڑے ریڈیو سٹیشن France Info نے بھی مسجد کے افتتاح کے بارہ میں خبر نشر کی۔ افتتاح سے ایک روز قبل بتایا کہ کل افتتاح ہو رہا ہے۔ پھر 10/اکتوبر افتتاح کے روز ہر پون گھنٹے بعد اپنی خبروں میں مسجد کے افتتاح کا ذکر کیا اور جماعت کا تعارف اور احباب کے انٹرویو پیش کئے۔

13 اکتوبر 2008ء بروز سوموار:

صبح چھ بجکر پینتالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''بیت النور'' نن سپیٹ میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت کے مرکزی دفاتر ربوہ، لندن اور مختلف ممالک سے موصول ہونے والی ڈاک ملاحظہ فرمائی اور ہدایات سے نوازا اور حضور انور کی دیگر مختلف دفتری امور میں مصروفیت رہی۔

نئے قطعہ زمین کا معائنہ

ایمسٹرڈیم (Amsterdam) میں جماعت ہالینڈ نے اپنے سینٹر کے لئے اس سال اپریل 2008ء میں ایک قطعہ زمین جس پر بعض عمارات تعمیر شدہ ہیں خریدا ہے۔ پروگرام کے مطابق آج حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس قطعہ زمین کا معائنہ فرمانا تھا۔ دو بجکر پچپن منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور ایمسٹرڈیم کے لئے روانگی ہوئی۔ نن سپیٹ سے ایمسٹردم کا فاصلہ 95 کلومیٹر ہے۔ قریباً 70 کلومیٹر کا فاصلہ طے کرنے کے بعد راستہ میں Almere شہر میں رُک کر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس قطعہ زمین کا معائنہ فرمایا جو جماعت احمدیہ Almere اپنی مسجد کی تعمیر کے لئے خریدنا چاہتی ہے۔

جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس جگہ پہنچے تو صدر جماعت Almere نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔ اس پلاٹ کا رقبہ 500 مربع میٹر ہے اور Almere شہر کی کونسل نے یہاں مسجد کی تعمیر کی اجازت بھی دی ہوئی ہے۔

Almere شہر صوبہ Flevoland میں واقع ہے اس شہر کو 1971ء میں سمندر کے ایک حصہ کو خشک کرکے آباد کیا گیا ہے۔ 37 سال قبل یہاں صرف سمندر تھا اور آج ایک خوبصورت شہر آباد ہے۔ یہ شہر قریباً ایک لاکھ 84 ہزار نفوس کو سموئے ہوئے ہے۔

یہاں Lelystad کے علاقہ میں سال 2007ء میں جماعت کا قیام عمل میں آیا۔ اس مختصر عرصہ میں یہاں مقیم احمدی فیملیز کو بہت سی نشستیں منعقد کرنے اور مختلف لائبریریوں میں قرآن کریم کی نمائش اور بک سٹال لگانے کی توفیق ملی اور گزشتہ سال یہاں آٹھ بیعتیں بھی ہوئیں اور اب یہاں کی جماعت مسجد کی تعمیر کا پروگرام بنا رہی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس قطعہ زمین کا معائنہ فرماتے ہوئے دریافت فرمایا کہ کیا یہاں مسجد کی تعمیر کی اجازت مل جائے گی۔ جس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو بتایا گیا کہ کونسل پہلے ہی اس علاقہ میں مسجد کی تعمیر کی اجازت دے چکی ہے۔ حضور انور کی خدمت میں Almere شہر اور اس علاقہ کے نقشہ جات پیش کرکے اس قطعہ کی معین طور پر نشاندہی کی گئی۔ بعد از معائنہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے امیر صاحب ہالینڈ کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ جو بھی اخراجات ہیں، اپنا بوجھ خود اٹھائیں، مرکز پر نظر نہ رکھیں۔ جو بھی خرچ ہے اپنے ریسورسز (Resources) سے پورا کریں۔ 100 نمازیوں کے لئے مسجد ہو۔ بعد میں حسب ضرورت توسیع ہو سکے۔ اس جگہ کے معائنے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایمسٹرڈیم کے لئے روانہ ہوئے یہاں سے ایمسٹرڈیم کا فاصلہ 25 کلومیٹر ہے۔

سوا چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ''بیت المحمود'' ایمسٹرڈیم تشریف آوری ہوئی۔ جہاں احباب جماعت ایمسٹرڈیم مرد و خواتین اور بچوں، بوڑھوں نے اپنے پیارے آقا کا استقبال کیا۔ بچیاں اپنے اس نئے مرکز میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی پہلی بار آمد پر استقبالیہ گیت پیش کر رہی تھیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ بلند کرکے سب کو السلام علیکم کہا اور اس قطعہ زمین پر موجود رہائشی عمارت میں تشریف لے گئے۔

اس قطعہ زمین کا مجموعی رقبہ 10 ہزار مربع میٹر ہے اور یہ 9 لاکھ 80 ہزار یورو میں خریدا گیا ہے۔ یہ قطعہ زمین ایمسٹرڈیم شہر کے کنارے ایمسٹرڈیم سے Volendam شہر کی طرف جانے والی مین روڈ Ring-10 پر واقع ہے۔ اس قطعہ زمین میں تین بیڈ روم اور ایک وسیع ڈرائنگ روم اور کچن اور باتھ روم کی سہولت پر مشتمل مکان بنا ہوا ہے۔ جس کا ایک علیحدہ خوبصورت لان ہے۔ اس رہائشی عمارت سے ملحقہ ایک ہال ہے جس کے ایک حصہ کو مردوں کے لئے نماز پڑھنے کے لئے تیار کیا ہے۔ جبکہ ایک حصہ کو بطور کچن استعمال میں لایا گیا ہے۔ کچھ فاصلہ پر ایک اور ہال بنا ہوا ہے جو خواتین کے لئے تیار کیا گیا ہے۔ مین گیٹ سے اندر آتے ہوئے بائیں طرف ایک چھوٹا ہال ہے جو بطور دفتر اور ریسیپشن (Reception) استعمال کیا جائے گا۔

اس قطعہ زمین کے چاروں اطراف اونچے اونچے درخت ہیں۔ جن کی وجہ سے ایک قدرتی چار دیواری بنی ہوئی ہے اور ان درختوں کے باہر تین اطراف میں ایک نہر کے اندر یہ قطعہ زمین گھرا ہوا ہے جبکہ ایک طرف سڑک ہے۔ یہاں سیب، ناشپاتی اور اخروٹ کے بہت سے درخت موجود ہیں۔

ساڑھے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مردانہ ہال میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہاں کے مبلغ سلسلہ حامد کریم محمود صاحب سے دریافت فرمایا کہ یہاں سے قریب ترین احمدی کتنے فاصلہ پر رہتے ہیں۔ مبلغ سلسلہ نے بتایا کہ چار پانچ فیملیز دو سے تین کلومیٹر کے فاصلہ پر ہیں۔ دو سو پچاس افراد کی جماعت ہے جو لوگ زیادہ سے زیادہ دُور ہیں وہ بیس اکیس کلومیٹر کے فاصلہ پر ہیں۔ یہاں پانچوں نمازیں ادا کی جاتی ہیں۔ رمضان المبارک میں نماز تراویح کا باقاعدہ اہتمام کیا گیا۔ مغرب پر حاضری بہتر ہوتی ہے۔ نماز جمعہ پر سب ہی آتے ہیں۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ نے اس قطعہ زمین کا معائنہ فرمایا اور لجنہ کے ہال اور عمارات کے دیگر حصوں میں بھی تشریف لے گئے اور امیر صاحب ہالینڈ سے اس جگہ سے متعلق مختلف امور دریافت فرمائے۔

حضور انور نے شہتوت کا پودا لگایا اور فرمایا یہاں گرین ہاؤس بھی بنائیں۔ حضور انور کو بتایا گیا کہ یہاں نرسری بنانے کا پروگرام ہے۔

بورکینا فاسو کے ایک احمدی سے ملاقات

بورکینا فاسو سے آئے ہوئے ایک احمدی دوست بھی اس موقع پر موجود تھے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان سے دریافت فرمایا۔ یہاں کس طرح آئے، کیا کر رہے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ دس سال قبل بورکینا فاسو میں احمدی ہوا تھا۔ بچے احمدی ہیں لیکن بیوی احمدی نہیں ہے۔ آرٹسٹ ہوں۔ جس سال حضور انور بورکینا فاسو گئے۔ مَیں اسی سال ہالینڈ آیا تھا۔ وہاں بورکینا فاسو میں حضور سے ملاقات نہ ہو سکی۔ آج اللہ تعالیٰ نے یہاں ملاقات کے سامان کر دیئے ہیں۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ جماعت ایمسٹرڈیم نے چائے اور ریفریشمنٹ کا انتظام کیا ہوا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے عمارت کے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے اور چائے نوش فرمائی۔

پانچ بجکر دس منٹ پر حضور انور رہائشی حصہ سے باہر تشریف لائے اور مجلس عاملہ ایمسٹرڈیم اور اس نئی جگہ پر وقار عمل کرنے والے احباب نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

نن سپیٹ کے لئے روانگی

سوا پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی اور یہاں سے واپس نن سپیٹ کے لئے روانگی ہوئی۔ واپسی کے لئے جو راستہ اختیار کیا گیا اس میں 35 کلومیٹر کی سڑک ایسی تھی جو سمندر کے درمیان میں بنائی گئی ہے۔ دونوں طرف تا حد نگاہ سمندر ہے اور درمیان میں دو رویہ سڑک تعمیر کی گئی ہے۔ پل نہیں بنایا گیا ہے بلکہ سمندر کی سطح سے بھرتی، پتھر وغیرہ ڈال کر اور سطح سمندر کے اوپر لا کر باقاعدہ یہ سڑک تعمیر ہوئی ہے اور یہ دنیا کے عجائبات میں

سے ایک عجوبہ ہے۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

سات بجکر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نن سپیٹ (Nunspeet) پہنچے۔ ساڑھے سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج ہالینڈ کی جماعتوں نن سپیٹ، ڈن بوس، اینڈ ہوفن، ایمسٹرڈیم Zoost، ایمسٹرڈیم ایمیلفین، ایمسٹرڈیم سنٹرم، آرنہم، Lelystad سے آنے والی 44 فیملیز کے علاوہ دس افراد نے انفرادی طور پر ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ مجموعی طور پر دوصد کے قریب افراد نے شرف ملاقات پایا۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام ساڑھے نو بجے تک جاری رہا۔ نو بجکر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ’’بیت النور‘‘ میں تشریف لاکر نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

14/ اکتوبر 2008ء بروز منگل:

صبح چھ بجکر پینتالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ’’بیت النور‘‘ میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور دفتری امور سرانجام دیئے۔ دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت النور میں تشریف لاکر نماز ظہر و عصر جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی جائے قیام پر تشریف لے گئے۔ بعد از سہ پہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔ آج پروگرام کے مطابق واقفات نو اور واقفین نو بچوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ کلاسوں کا پروگرام تھا۔

واقفات نو بچیوں کی کلاس

چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت النور تشریف لائے جہاں واقفات نو بچیوں کی حضور انور کے ساتھ کلاس شروع ہوئی۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا عزیزہ شائلہ مدحت نے تلاوت قرآن کریم پیش کی اور بعد ازاں اس کا ڈچ ترجمہ پیش کیا۔ عزیزہ حامدہ طاہر نے اس کا اردو ترجمہ پیش کیا۔

اس کے بعد عزیزہ عطیہ ناصر اور فریدہ صبا بھٹی دونوں نے مل کر نعت ’’عليك الصلوة عليك السلام‘‘ پیش کی اور اس کا ڈچ ترجمہ پیش کیا اور عزیزہ ثوبیہ لغاری نے خلافت کے موضوع پر ایک نظم

مسیحا کی آمد نے باندھا سماں
روشن ہوا اس سے سارا جہاں
کِلی ہے خلافت کی اس کی کِھلی
جس نے چاہا اسے خوشبو اس کی ملی

پیش کی۔ یہ نظم امیر صاحب ہالینڈ کی اہلیہ سفینہ فرحان صاحبہ نے لکھی تھی۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچیوں سے دریافت فرمایا کہ 15 سال سے بڑی کون ہیں۔ جو پندرہ سال سے اوپر ہیں کیا انہوں نے اپنا وقف جاری رکھنے کا فارم پُر کردیا ہے۔ سب بچیوں نے ہاں میں جواب دیا۔ اس کلاس میں آٹھ سال سے بڑی عمر کی بچیوں نے حصہ لیا۔

حضور انور نے بچیوں کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ تم عام بچیوں کی طرح نہیں ہو تمہارا لباس اچھا ہونا چاہئے، کوٹ پہننا ہے اور جینز نہیں پہننی۔ اگر پہننی ہے تو پھر اوپر لمبی قمیص پہنیں۔ دوسروں سے الگ نظر آئیں۔ سر اچھی طرح ڈھکا ہونا چاہئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بڑی بچیوں سے دریافت فرمایا کہ وہ کیا پڑھ رہی ہیں۔ ایک بچی نے بتایا کہ Mouth Hygine کا کورس اگلے سال شروع کرے گی۔ ایک بچی نے بتایا کہ اس کا ہائی سکول کا آخری سال ہے۔ ایک چھوٹی بچی نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں خط پیش کیا اور کہا کہ مَیں پڑھ نہیں سکتی۔ حضور پڑھ کر سنائیں۔ حضور انور نے فرمایا یہ تو ڈچ لکھی ہوئی ہے مَیں تو نہیں پڑھ سکتا۔ پھر اس بچی نے ایک پہیلی بوجھنے کو کہا۔ حضور انور نے از راہ شفقت فرمایا کہ خود ہی جواب دے دو۔ اس کلاس کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تمام بچیوں کو تحائف عطا فرمائے۔ چھ بجکر بیس منٹ پر یہ کلاس اپنے اختتام کو پہنچی۔

واقفین نو بچوں کی کلاس

اس کے بعد چھ بجکر پچیس منٹ پر واقفین نو بچوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ کلاس شروع ہوئی۔ پروگرام کا آغاز عزیزم توصیف احمد کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ پھر خود ہی اس کا ڈچ ترجمہ پیش کیا۔ عزیزم نور احمد رضا نے اس کا اردو ترجمہ پیش کیا۔ اس کے بعد حضرت مصلح موعودؓ کا منظوم کلام

ہو فضل تیرا یا ربّ یا کوئی ابتلا ہو
راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تری رضا ہو

عزیزم عمر احمد مظہر نے خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ 15 سال اور اس سے اوپر کے بچے کون کون سے ہیں اور کالج یا یونیورسٹی میں جانے والے کون ہیں؟ ایک بچے نے بتایا کہ یونیورسٹی میں ہوں اور کمپیوٹر سائنس کر رہا ہوں۔ ایک طالبعلم نے بتایا کہ یونیورسٹی میں ہوں اور مکینیکل انجینئرنگ کر رہا ہوں۔ حضور انور نے اسے فرمایا کہ سول انجینئرنگ کیوں نہیں کرتے۔ موصوف نے کہا کہ مَیں اس بارہ میں سوچ رہا تھا۔ حضور انور نے فرمایا اگر دلچسپی ہے تو سول انجینئرنگ کرلو۔ حضور انور نے فرمایا جو بھی یونیورسٹی جا رہے ہیں اور ان کے پاس دو تین چائس ہیں تو وہ پوچھ لیا کریں اور راہنمائی لے لیا کریں۔ جو میڈیسن کر رہے ہیں اور جب وہ فائنل ایئر میں پہنچیں اور سپیشلائزیشن کرنے کے لئے کسی فیلڈ کا انتخاب کرنا ہے تو اس وقت پوچھ لیا کریں کہ کس فیلڈ میں سپیشلائزیشن کروں۔ ایک بچے نے بتایا کہ ابھی کالج جانا ہے اور اس کے بعد میڈیسن پڑھنی ہے۔ ایک نے بتایا کہ Law پڑھنا ہے۔ ایک بچے نے عرض کی ٹیکنیکل کالج کے آخری سال میں ہوں۔ ایک بچے نے بتایا کہ میڈیکل سائنس پڑھ رہا ہوں۔

حضور انور نے دریافت فرمایا جو بچے 15 سال یا اس سے اوپر کے ہیں کیا انہوں نے اپنا وقف فارم پُر کردیا ہے کہ کہ اپنا وقف جاری رکھنا ہے۔ حضور انور نے فرمایا نمازیں باقاعدہ پڑھتے ہو؟، پانچوں نمازیں پڑھا کرو، قرآن کریم کی تلاوت روزانہ کیا کرو، جو بچے بڑے ہوگئے ہیں وہ تلاوت کے ساتھ ساتھ ترجمہ پڑھنا شروع کردیں۔

حضور انور نے بچوں سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ سکول کالج جاتے ہو اور پھر گھر آجاتے ہو باہر ادھر ادھر زیادہ پھرتے تو نہیں۔ تو اس پر بچوں نے عرض کیا کہ گھر آجاتے ہیں۔ فرمایا ٹھیک ہے گھر رہتے ہو۔

اس کلاس کے اختتام پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچوں میں تحائف تقسیم کئے۔ چھ بجکر پینتالیس منٹ پر یہ کلاس اپنے اختتام کو پہنچی۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ سوا سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت النور تشریف لاکر نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائیں۔

باربی کیو (BBQ)

آج شام کو مقامی انتظامیہ نے شام کے کھانے کے لئے باربی کیو (BBQ) کا انتظام کیا تھا۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس پروگرام میں شرکت فرمائی۔ خواتین کے لئے علیحدہ انتظام کیا گیا تھا جہاں حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا نے شرکت فرمائی۔ کھانے کے دوران ایک بچہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے پاس اپنی پلیٹ لے کر آیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت اس کی پلیٹ میں چند کباب اور تکے ڈال کر اس کو دیئے اور اس نے واپس آکر بخوشی یہ تبرک اپنے ساتھیوں میں تقسیم کیا۔ اس پروگرام کے آخر پر جلسہ سالانہ ہالینڈ کے ناظمین، نائب ناظمین، جملہ کارکنان، نیشنل مجلس عاملہ کے ممبران، نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ، ضیافت ٹیم اور سیکیورٹی ٹیم نے باری باری گروپس کی صورت میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصاویر بنوائیں۔ آخر پر ان احباب کی تصویر ہوئی جو کسی بھی تصویر میں شامل نہیں ہوسکے تھے۔ تصاویر کے اس پروگرام کے بعد پونے نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔

میڈیا کوریج

✡ ......اخبار Nunspeter Post نے اپنی ہفتہ وار اشاعت میں جماعت احمدیہ ہالینڈ کے اس جلسہ سالانہ کی پورے صفحہ پر کوریج دی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جلسہ سالانہ پر اختتامی خطاب فرماتے ہوئے، ایک بڑی تصویر شائع کی۔ اس کے علاوہ جلسہ کے سامعین اور طلباء کو ایوارڈ دیئے جانے کی تقریب کی تصاویر بھی شائع کیں۔ علاوہ ازیں نن سپیٹ مشن ہاؤس کے دو مختلف مناظر شائع کئے۔

✡ ......اس اخبار نے ان تصاویر کی اشاعت کے ساتھ ’’نن سپیٹ میں مذاہب‘‘۔ ’’خلیفہ کا دورہ جماعت احمدیہ‘‘ کے عنوان کے تحت لکھا کہ:

گزشتہ اختتام ہفتہ مشن ہاؤس میں سالانہ جلسہ منعقد ہوا۔ یہ جلسہ خلافت جماعت احمدیہ کے قیام کی صد سالہ تقریبات کا حصہ تھا۔ اس جلسہ میں ایک نہایت خاص اور قابل احترام شخصیت شامل تھی جو کہ پانچویں خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد ہیں۔ مشن ہاؤس کے ارد گرد جشن کا سماں تھا۔ جماعت کے افراد دور ونزدیک سے یہاں جمع ہوئے تھے۔ ایک بڑی تعداد میں نوجوانوں کو ان کی خصوصی تعلیمی کارکردگی کی بناء پر اعزازات سے بھی نوازا گیا۔

محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں، کا عنوان دیتے ہوئے اخبار نے لکھا۔

’’احمدیہ مسلم جماعت ہالینڈ کا نیشنل مرکز ’’بیت النور‘‘ روشنی کا گھر ہے۔ 1985ء سے Groene Laantje 20 نن سپیٹ میں قائم ہے۔ احمدیہ مسلم جماعت تہتر (73) اسلامی فرقوں میں سے سب سے بڑا اسلامی فرقہ ہے۔ ساری دنیا میں اس کے تقریباً دوصد ملین ارکان ہیں جو کہ 191 ممالک میں پھیلے ہوئے ہیں۔ یہ ایک جانا پہچانا ماضی رکھنے والی، پھلتی پھولتی جماعت ہے‘‘۔

اخبار نے لکھا: ’’حضرت مرزا غلام احمد نے انڈیا میں اس جماعت کی بنیاد رکھی۔ آپ نے 1891ء میں خدا تعالیٰ سے الہام پاکر دعویٰ کیا کہ آپ ہی موعود مہدی و مسیح ہیں جس کے آنے کی پیشگوئی اسلام کے مقدس پیغمبر محمد ﷺ نے کی تھی۔

آپ نے کوئی نیا دین متعارف نہیں کروایا بلکہ آپ کا مشن اسلام کو اس کی خالص حالت میں دوبارہ زندہ کرنا تھا جس کی بنیاد قرآنی تعلیمات پر ہے جو کہ کسی بھی سیاسی اغراض، بنیاد پرستی یا تشدد کی آمیزش سے پاک ہیں۔ آپ اس بات پر یقین رکھتے تھے کہ تمام ادیان بنیادی طور پر سچائی پر قائم ہوئے تھے۔ جماعت آپ کو اسلام کے مجدد اور نبی محمد ﷺ کے نقش قدم پر چلنے والا نبی مانتی ہے جس نے قرآنی قوانین کی تشریح کی ہے اور قرآنی تعلیمات کو کھول کر بیان کیا ہے۔

آپ کی وفات کے بعد جماعت کی روحانی قیادت منتخب خلیفہ کے ہاتھوں میں آئی۔ حضرت مرزا مسرور احمد جماعت کے موجود راہنما ہیں۔ آپ 2003ء میں جماعت کے روحانی پیشوا بنے۔

جماعت کے بانی کے دعویٰ کی وجہ سے احمدیہ جماعت کے ارکان دوسرے بہت سے مسلمانوں کی نظر میں سچے مسلمان نہیں سمجھے جاتے جس کی وجہ سے جماعت کے ارکان شروع سے ہی ظلم و تشدد کا نشانہ بنتے رہے ہیں۔ مثال کے طور پر آج بھی پاکستان میں احمدی مسلمان ’’السلام علیکم‘‘ نہیں کہہ سکتے اور اپنے آپ کو مسلمان کے طور پر ظاہر نہیں کرسکتے۔

اخبار نے مزید لکھا کہ ہالینڈ کی سب سے پہلی مسجد 1955ء میں احمدیہ مسلم جماعت نے ڈین ہاگ (دی ہیگ) میں بنائی۔ اس مسجد کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ جماعت کی خواتین ممبرات کے چندوں سے بنائی گئی تھی جو کہ انہوں نے اپنی جائیدادیں اور زیورات بیچ کر ادا کئے تھے۔ یہ ایک بہت عظیم الشان کارنامہ تھا کیونکہ اکثر خواتین کے پاس ملازمتیں بھی نہ تھیں۔

نن سپیٹ میں Groene Laantje 20 پر قائم روشنی کا گھر مسجد نہیں بلکہ تبلیغ سنٹر ہے۔ ہالینڈ میں احمدیہ مسلم جماعت 16 مقامی جماعتوں پر مشتمل ہے۔

احمدیہ جماعت کے ارکان دوسرے مذاہب کے ماننے والوں کو بھی عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ان کی تعلیم یہ ہے کہ دین میں کوئی جبر نہیں۔ جماعت احمدیہ کی بنیاد قرآن کی تعلیمات پر ہے۔ جس میں حال اور مستقبل کے تمام مسائل کا حل موجود ہے۔

جماعت نے قرآن کریم کے ستر (70) زبانوں میں تراجم کئے ہیں۔ جس میں ڈچ اور Braille بھی شامل ہے۔ جماعت کے کاموں اور مقاصد کے بارہ میں مزید معلومات ویب سائٹ

www.ahmadiyya-islam.nl

سے حاصل کی جاسکتی ہیں‘‘۔

(باقی آئندہ)

☆☆☆

ملکی رپورٹیں

بھارت کی مختلف جماعتوں میں

جلسہ ہائے یوم مسیح موعود علیہ السلام کا انعقاد

23 مارچ 2009 کو بھارت کی مختلف جماعتوں اور ذیلی تنظیموں نے اپنے ہاں جلسہ یوم مسیح موعود منعقد کیا جلسوں کا آغاز تلاوت قرآن مجید اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے منظوم کلام سے ہوا۔ آخر پر صدارتی خطاب اور اجتماعی دعا ہوئی جلسوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت وسوانح خدا اور رسول سے محبت کے حسین پہلو اور آپ کی خدمت اسلام کے مختلف پہلو بیان کئے گئے۔ اور نظمیں پڑھی گئیں بعض مقامات میں جلسہ کے اختتام پر شیرینی بھی تقسیم کی گئی ان جلسوں میں مرد وخواتین اور بچوں نے کثرت سے شرکت کی جماعتوں کی طرف سے تفصیلی رپورٹیں بغرض اشاعت موصول ہوئی ہیں ادارہ بدر نہایت اختصار سے ہدیۂ قارئین کر رہا ہے اللہ تعالیٰ ان بابرکت جلسوں میں حصہ لینے والوں کو اپنے افضال وبرکات سے نوازے۔ آمین۔

اپا گوڑا آندھرا: مکرم رحیم پاشا صاحب معلم وقف جدید کی زیر صدارت رات کو جلسہ ہوا۔

اٹکالہ پلی: اٹکالہ پلی وارنگل میں بعد نماز مغرب وعشاء مکرم صدر صاحب کے مکان میں مکرم محمد انور صاحب کی زیر صدارت جلسہ ہوا مکرم محمد سلطان احمد صاحب معلم نے تقریر کی۔

امبے جھری مہاراشٹر: امبے جھری سرکل بلار پور میں بعد نماز عشاء مکرم صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں جماعت احمدیہ کولانڈی کے افراد بھی شامل ہوئے۔ اسی طرح بمقام **آڈاملی** زیر صدارت مکرم شیخ پاپا صاحب جلسہ ہوا۔

اڈا روڈ آندھرا: ۳۱ مارچ کو مسجد نور میں مکرم شیخ حسان صاحب صاحب زعیم انصار اللہ کی زیر صدارت جلسہ ہوا مکرم مقبول احمد صاحب مبلغ سلسلہ اور مکرم ایچ ناصر الدین صاحب سرکل انچارج جنگاریڈی گوڈیم نے تقریر کی۔

اندورہ: ۲۹ مارچ کو جلسہ منعقد ہوا۔

اٹارسی مدھیہ پردیش: بعد نماز مغرب وعشاء زیر صدارت صدر صاحب جماعت احمدیہ جلسہ ہوا جس میں مکرم حمد احمد صاحب مبلغ سلسلہ نے تقریر کی۔ صبح نماز تہجد اور اجتماعی دوعا ہوئی اطفال وناصرات کے علمی وورزشی مقابلہ جات ہوئے لجنہ اماء اللہ نے افراد جماعت کے علاوہ پچاس غرباء کے لئے رات کو کھانے کا انتظام کیا۔

ابلو سرکل موگا پنجاب: بعد نماز مغرب وعشاء مکرم صدیق محمد صاحب کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں مکرم یوف احمد صاحب معلم سلسلہ نے تقریر کی۔

بنارس یوپی: بعد نماز مغرب وعشاء مسجد احمدیہ میں زیر صدارت مکرم ظفر السلام صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں مکرم کنور عصمت علی صاحب، مکرم حنیف احمد صاحب اور مکرم مطلوب احمد خورشید صاحب مبلغ سلسلہ نے تقریر کی۔

بلاری کرناٹک: بعد نماز عصر مکرم حاجی فیروز پاشا صاحب قائد علاقائی کے مکان میں مکرم ابونعیم صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں مکرم ناصر احمد صاحب نور زعیم انصار اللہ بلاری مکرم حاجی فیروز باشا صاحب اور مکرم شیخ برہان احمد صاحب مبلغ سلسلہ نے تقریر کی۔

بدارم : بعد نماز مغرب وعشاء مکرم محمد غوث الدین صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں مکرم محمد عثمان صاحب اور مکرم عبدالرحمٰن صاحب معلم سلسلہ نے تقریر کی۔

برجیگل لدھیانہ پنجاب: جماعت احمدیہ برجیگل نے شام سات بجے جلسہ کیا جس میں شیخ رئیس احمد صاحب معلم سلسلہ نے تقریر کی۔

بولیاں والی سرکل موگا پنجاب: بعد نماز مغرب وعشاء زیر صدارت مکرم منمندر صاحب جلسہ ہوا جس میں مکرم بلال احمد صاحب معلم سلسلہ نے تقریر کی۔

بونا پنجاب: بعد نماز عصر مکرم روپ خان صاحب کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں مکرم غلام احمد صاحب مبارک نے تقریر کی۔

براتے پنجاب: جماعت احمدیہ براتے نے بعد نماز مغرب وعشاء مکرم حسین صاحب کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں مکرم رفیق احمد صاحب طارق نے تقریر کی۔

برنالہ پنجاب: بعد نماز مغرب وعشاء برنالہ شہر میں زیر صدارت مکرم پولا خان صاحب جلسہ ہوا جس میں مکرم عبدالرحیم خان صاحب مبلغ سلسلہ نے تقریر کی۔ ☆☆

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA

DIST. BHADRAK, PIN-756111

STD: 06784, Ph: 230088 TIN : 21471503143

بقیہ خلاصہ خطبہ از صفحہ نمبر ۱۶

مصلوبیت سے بچانے کے لئے ایک باریک اشارہ ہے کیونکہ توفّی کے معنی پر غالب یہی بات ہے کہ موت طبعی سے وفات دی جائے یعنی ایسی موت سے جو محض بیماری کی وجہ سے ہو نہ کسی ضرب یہ سقطہ سے اسی وجہ سے مفسرین صاحب کشاف وغیرہ اِنّی مُتَوَفِّیکَ کی یہ تفسیر لکھتے ہیں کہ اِنِّیْ مُمِیْتُکَ حتف انفک ہاں یہ اشارہ آیت کے تیسرے فقرہ میں کہ مُطَهِّرُکَ مِنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ہے اور بھی زیادہ ہے۔ غرض فقرہ مُطَهِّرُکَ مِنَ الَّذِیْنَ جیسا کہ تیسرے مرتبہ پر بیان کیا گیا ہے ایسا ہی ترتیب طبعی کے بلحاظ سے بھی تیسری مرتبہ پر ہے کیونکہ جبکہ حضرت عیسیٰؑ کا موت طبعی کے بعد نبیوں اور مقدسوں کے طور پر خدا تعالیٰ کی طرف رفع ہو گیا تو بلا شبہ وہ کفار کے منصوبوں اور الزاموں سے بچائے گئے اور چوتھا فقرہ وجاعل الذین اتبعوک جیسا کہ ترتیباً چوتھی جگہ قرآن کریم میں واقع ہے ایسا ہی طبعاً بھی چوتھی جگہ ہے کیونکہ حضرت عیسیٰؑ کے متبعین کا غلبہ ان سب امور کے بعد ہوا ہے۔ سو یہ چار فقرے آیت موصوفہ بالا میں ترتیب طبعی سے واقعہ ہیں اور یہی قرآن کریم کی شان بلاغت سے مناسب حال ہے کیونکہ امور قابل بیان کا ترتیب طبعی سے بیان کرنا کمال بلاغت میں داخل اور عین حکمت ہے اسی وجہ سے ترتیب طبعی کا التزام تمام قرآن کریم میں پایا جاتا ہے سورۃ فاتحہ میں ہی دیکھو کہ کیونکر پہلے رب العالمین کا ذکر کیا پھر رحمان پھر رحیم پھر مالک یوم الدین اور کیونکر فیض کے سلسلہ کو ترتیب وار عام فیض سے لیکر اخص فیض تک پہنچایا۔ غرض موافق عام طریق کامل البلاغہ قرآن کریم کی آیت موصوفہ بالا میں ہر چہار فقرہ ترتیب طبعی سے بیان کئے گئے ہیں لیکن حال کے متعصب ملّا جن کو یہودیوں کی طرز پر یُحَرِّفُوْنَ الْکَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ (مائدہ: ۱۴) کی عادت ہے اور جو مسیح ابن مریم کی حیات ثابت کرنے کے لئے بے طرح ہاتھ پیر مار رہے ہیں اور کلام الٰہی کی تحریف وتبدیل پر کمر باندھ لی ہے وہ نہایت تکلّف سے خدائے تعالیٰ کی ان چار ترتیب وار فقروں میں سے دو فقروں کی ترتیب طبعی سے منکر ہو بیٹھے ہیں یعنی کہتے ہیں کہ اگرچہ فقرہ مُطَهِّرُکَ مِنَ الَّذِیْنَ کفروا اور فقرہ وجاعل الذین اتبعوک بترتیب طبعی واقع ہیں لیکن فقرہ انی متوفیک اور فقرہ رافعک الی ترتیب طبعی پر واقع نہیں ہیں بلکہ دراصل فقرہ انی متوفیک موخر اور فقرہ رافعک الی مقدم ہے افسوس کہ ان لوگوں نے باوجود اس کے کہ کلام بلاغت نظام حضرت ذات احسن المتکلمین جل شانہ کو اپنی اصل وضع اور صورت اور ترتیب سے بدلا کر مسخ کر دیا اور چار فقروں میں سے دو فقروں کی ترتیب طبعی کو مسلم رکھا اور دو فقروں کو دائرہ بلاغت و فصاحت سے خارج سمجھ کر اپنی طرف سے ان کی اصلاح کی یعنی مقدم کو موخر کیا اور موخر کو مقدم کیا مگر باوجود اس قدر یہودیانہ تحریف کے پھر بھی کامیاب نہ ہو سکے کیونکہ اگر فرض کیا جائے کہ فقرہ انی رافعک الی فقرہ انی متوفیک پر مقدم سمجھنا چاہئے تو پھر بھی اس سے محرّفین کا مطلب نہیں نکلتا کیونکہ اس صورت میں اس کے یہ معنی ہوں گے کہ اے عیسیٰؑ میں تجھے اپنی طرف اٹھانے والا ہوں اور وفات دینے والا ہوں اور یہ معنی سراسر غلط ہیں کیونکہ اس سے لازم آتا ہے کہ حضرت عیسیٰ کی آسمان پر ہی وفات ہو وجہ یہ کہ جب رفع کے بعد وفات دینے کا ذکر ہے اور نزول کا درمیان کہیں ذکر نہیں۔ اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ آسمان پر ہی حضرت عیسیٰؑ وفات پائیں گے ہاں اگر ایک تیسرا فقرہ اپنی طرف سے گھڑا جائے اور ان دونوں فقروں کے بیچ میں رکھا جائے اور یوں کہا جائے یٰعِیْسٰی اِنِّیْ رَافِعُکَ وَمُنْزِلُکَ وَمُتَوَفِّیْکَ تو پھر معنی درست ہو جائیں گے مگر ان تمام تحریفات کے بعد فقرات مذکورہ بالا خدا تعالیٰ کا کلام نہیں رہیں گے بلکہ بباعث دخل انسان اور صریح تغییر، تبدیل وتحریف کے اُسی محرف کا کلام متصور ہوں گے جس نے بے حیائی اور شوخی کی راہ سے ایسی تحریف کی ہے اور کچھ شبہ نہیں کہ ایسی کاروائی سراسر الحاد اور صریح بے ایمانی میں داخل ہوگی۔"

(ازالہ اوہام حصہ دوم صفحہ ۹۲۲-۹۲۶ حاشیہ متعلقہ صفحہ ۸۹۲)

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ نے اپنے بصیرت افروز خطبہ جمعہ کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ کتاب ازالہ اوہام میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تیس آیات کے ذریعہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا ذکر کیا ہے اور اس تعلق میں ایک وسیع لٹریچر چھوڑا ہے جس سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قرآن اور حدیث سے وفات ثابت ہوتی ہے۔ اللہ مسلمانوں کو عقل دے کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر چڑھنے اور نازل ہونے کے عقیدہ سے توبہ کریں اور مسیح محمدی کی پیروی کریں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام اس تک پہنچائیں۔ فرمایا احمدی بھی یاد رکھیں کہ اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب ہی ہیں جو دلائل سے دشمنوں کا منہ بند کرنے والی ہیں لہٰذا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے پڑھنے کی طرف خصوصی توجہ دیں۔ ذیلی تنظیموں کو اس طرف توجہ کرنی چاہئے جن کتابوں کے ترجمے ہو گئے ہیں اور جن کو اردو نہیں آتی انہیں تراجم سے استفادہ کرنا چاہئے اور جنہیں اردو آتی ہے انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے روحانی خزائن کا سیٹ خرید کر گھروں میں رکھنا چاہئے اور مطالعہ کرنا چاہئے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے روحانی علم کلام سے کما حقہ استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ ☆☆

مضامین اور رپورٹیں بھجوانے کے لئے اس ای میل پر رابطہ کریں

badrqadian@rediffmail.com

اعلان ولادت

مورخہ 2009-5-1 کو اللہ تعالیٰ نے خاکسار محمد شفیق شبنم معلم سلسلہ جیند ہریانہ کو اللہ نے پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔نومولود تحریک وقف نو میں شامل ہے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت بچے کا نام ''عتیق احمد'' تجویز فرمایا ہے۔نومولود مکرم منیر حسین درہ دلیاں پونچھ کا پوتا اور مکرم عبدالرشید معلم سلسلہ کا نواسہ ہے۔نومولود کے نیک سالح خادم دین ہونے کے لئے قارئین بدر سے دعا کی درخواست ہے۔

(اعانت بدر-200) (محمد شفیق شبنم معلم سلسلہ ہریانہ)

خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم گیانی مبشر احمد صاحب خادم استاد جامعہ احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۱/مارچ ۲۰۰۹ کو پہلی بیٹی عطا فرمائی ہے۔سیدنا حضور انور نے از راہ شفقت بچی کا نام امتہ الصبور تجویز فرمایا ہے۔عزیزہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔نومولود محترم مولانا بشیر احمد صاحب خادم درویش مرحوم قادیان کی پوتی اور مکرم بدرالدین صاحب ڈار آف آسنور کی نواسی ہے۔عزیزہ کے نیک صالح بننے اور بابرکت فعّال زندگی کے لئے درخواست دعا ہے۔ (مینجر بدر قادیان)

اعلانات نکاح

☆......مورخہ 27-05-2009 کو محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان نے مسجد اقصیٰ قادیان میں عزیزہ طیبہ نرگس صاحبہ بنت مکرم حمید الدین خان صاحب ساکن حیدرآباد (آندھرا) کا نکاح عزیز فرقان احمد خان صاحب ابن مکرم ظہیر احمد خان صاحب مرحوم ساکن عادل آباد (آندھرا) کے ساتھ مبلغ -/31551 روپے حق مہر پر پڑھا۔(اعانت بدر-100)

(بشارت احمد حیدر نائب وکیل المال تحریک جدید قادیان)

☆......عزیزہ شاہدہ حشمت بنت مکرم عزیز احمد شاہ صاحب ساکن بھدرک اڑیسہ کا نکاح عزیزم مدثر احمد احمدی صاحب ابن مکرم رفیق احمد صاحب احمدی ساکن بھدرک اڑیسہ کے ساتھ مبلغ -/51000 روپے حق مہر پر محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان نے مورخہ 27 مئی 2009ء کو مسجد اقصیٰ قادیان میں پڑھا۔(اعانت بدر-200) (سید کلیم الدین احمد مبلغ انچارج دہلی)

☆......مکرمہ جوہرہ پی ایم صاحبہ بنت مکرم سلیم عبداللہ صاحب ساکن کالیکٹ کا نکاح مکرم محمد خالد صاحب ولد محترم محمد ایوب صاحب ساکن کالیکٹ کے ساتھ تین لاکھ روپئے حق مہر پر مورخہ ۲۹ دسمبر ۲۰۰۸ کو مسجد مبارک قادیان میں محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب نے پڑھا۔اس رشتہ کے جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔(محمد عمر، ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

☆......مورخہ ۲۹ مارچ ۲۰۰۹ کو بعد نماز مغرب وعشاء نیو بندھن گارڈن میں مکرم مولوی مصلح الدین صاحب سعدی مبلغ سلسلہ نے مکرم مفتاح مبشرہ صاحبہ بنت سید ابوالحسن صاحب تسلیم ٹولی چوکی کے نکاح کا اعلان مبلغ ایک لاکھ روپئے حق مہر پر ہمراہ مکرم غلام عظیم الدین صاحب ابن غلام نعیم الدین صاحب سنتوش نگر حیدرآباد کیا۔کثیر احباب نے شرکت کی پھر غلام نعیم الدین صاحب نے اپنے بیٹے کا دعوت ولیمہ سٹی گارڈن حیدرآباد میں مورخہ ۳۱ مارچ ۲۰۰۹ کو کیا۔اس ولیمہ میں بھی کثیر مرد وزن نے شرکت کی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے باعث برکت بنائے آمین۔(اعانت بدر ۵۰۰ روپئے)

(نصیر احمد خادم، نمائندہ بدر حال نزیل حیدرآباد)

☆......میری ہمشیرہ عزیزہ عائشہ فرحت بنت غلام نثار احمد خان صاحب مرحوم موسیٰ باد علی حیدرآباد کا رشتہ عزیز بیگ ساکن حیدرآباد کے ساتھ مورخہ ۸/مئی ۲۰۰۹ کو ہونا طے ہوا ہے۔قارئین بدر سے رشتہ کے باعث برکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔(اعانت بدر ۳۵۰ روپئے۔) (طیب احمد خان حیدرآباد)

☆......مسماۃ شاہدہ صبا صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر محمد عارف صاحب ناظر بیت المال خرچ وافسر جلسہ سالانہ قادیان کا نکاح مسمّٰی مکرم عتیق احمد صاحب ابن مکرم محمد شفیق صاحب آف HAMBURG جرمنی کے ساتھ مبلغ پانچ ہزار یور وحق مہر پر محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان نے مسجد مبارک قادیان میں مورخہ ۱۹ جولائی ۲۰۰۸ء کو پڑھایا۔ (مینجر بدر قادیان)

☆...... خاکسار کے بیٹے عزیزم ڈاکٹر نور فہد شریف صاحب ساکن پٹنہ کا نکاح مسماۃ امۃ العلیم فرح صاحبہ بنت مکرم سید افضال احمد صاحب ساکن الکریم کالونی تحصیل ٹولی چوکی ضلع حیدرآباد کے ساتھ دو لاکھ روپے حق مہر پر محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب نے مورخہ 13.1.09 کو مسجد مبارک میں پڑھا۔محترم ڈاکٹر نور فہد شریف صاحب محترم عاشق حسین صاحب مرحوم آف خانپور ملکی کے پوتے اور محترم صبغۃ اللہ صاحب مرحوم بنگلور کے نواسے ہیں۔(اعانت بدر ۵۰۰ روپے) (محمد شریف عالم صوبائی امیر بہار)

ان تمام رشتوں کے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے احباب جماعت اور قارئین بدر سے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

خاکسار کا بیٹا محمد سمیع عشرت جو حیدرآباد میں رہتا ہے وہ بیمار ہے۔ڈاکٹروں کے کہنے کے مطابق گردن کی دو رگوں کے آپس میں ملنے سے طبیعت خراب ہے۔صحت کاملہ وعاجلہ کیے لئے دعا کی درخواست ہے۔خاکسار کی صحت کاملہ کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔ (محمد فرحت اللہ حیدرآباد)

ضروری اعلان برائے مجالس انصاراللہ

(1) امسال مجلس انصاراللہ بھارت کا سالانہ اجتماع 09-10-11 اکتوبر 09ء بروز جمعۃ المبارک ہفتہ اتوار منعقد ہوگا۔اراکین اور زعماء کرام ابھی سے اس میں شمولیت کی تیاری شروع کردیں۔اور اجتماع کی کامیابی کے لئے دعا کرتے رہیں۔

(2) چونکہ امسال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے پہلی دس پوزیشن حاصل کرنے والی مجالس کو سندات خوشنودی حضور انور کے دستخطوں سے دی جائیں گی۔لہٰذا اجتماع کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ امسال موازنہ میں صرف جولائی تک کی رپورٹ ہی شامل ہونگی۔لہٰذا زعماء مجالس اپنی ماہانہ وسالانہ رپورٹ ۱۰ جولائی تک اور دینی نصاب کے پرچہ جات ۱۵ جولائی تک مرکزی دفتر انصاراللہ کو بھجوادیں۔

(3) امسال کے لئے انعامی مقالہ کا عنوان '' **تربیت اولاد اور انصار اللہ کی ذمہ داریاں**'' قرآن مجید، احادیث، حضرت مسیح موعودؑ وخلفاء کرام کے ارشادات کی روشنی میں رکھا گیا ہے۔ یہ مقالہ کم از کم پانچ ہزار الفاظ پر مشتمل ہونا چاہئے۔انصار حضرات یہ مقالہ 15 جولائی تک دفتر انصاراللہ کو بھجوادیں۔(قائد عمومی مجلس انصاراللہ بھارت)

دعاءِ مغفرت

۱- مکرم جناب الیاس ایوب صاحب ولد مکرم جناب ڈپٹی محمد ایوب صاحب مرحوم آف بھاگل پور (بہار) مورخہ 30/05/09 کو رات ساڑھے آٹھ بجے بعمر 72 سال وفات پا گئے۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔موصوف نیک فطرت، کم گو اور مخلص احمدی تھے۔مرحوم اپنے پیچھے اہلیہ کے علاوہ دو لڑکے اور دو لڑکیاں چھوڑ گئے ہیں۔مرحوم کی مغفرت اور اعلیٰ علیین میں مقام قرب پانے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق پانے کے لئے قارئین بدر سے درخواست دعا ہے۔(اعانت بدر-100 روپئے) (شیخ ہارون رشید مبلغ انچارج صوبہ بہار)

۲- خاکسار کے نانا جان مکرم جوگی خان صاحب آف قدرت نگر پنکال اڑیسہ مورخہ ۲۳/مارچ ۲۰۰۹ کو دوپہر ڈیڑھ بجے ۸۳ سال کی عمر پا کر وفات پا گئے۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے، موصی تھے، مرکزی نمائندگان سے بے حد محبت کرنے والے تھے۔مرحوم اپنے پیچھے چار بیٹیاں اور ایک بیٹا عزیزم شجاعت علی خان معلم چھوڑ گئے ہیں۔مرحوم کے درجات کی بلندی اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔(حلیم احمد انچارج چھتیس گڑھ)

۳- افسوس کہ محترمہ سیدہ محمدی بیگم اہلیہ مکرم قریشی عبدالحکیم صاحب سکریٹری دعوۃ الی اللہ منگلور ایک مختصر سی علالت کے بعد ۲۴ رمضان المبارک ۲۰۰۸ بروز جمعرات نماز فجر کے وقت اپنے مولائے حقیقی سے جاملیں۔انا للہ و انا الیہ راجعون۔آپ ابتداء سے صوم وصلوٰۃ کی پابند، سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بے لوث خادمہ تھیں۔۲۰۰۷ء میں آپ کو صوبائی ارباب حکومت کی طرف سے BEST TEACHER کا AWARD دیا گیا تھا۔اپنے سرکاری اسکول میں آپ جملہ طلبہ وطالبات کو سب سے پہلے تلاوت اور سلسلہ عالیہ کی نظم '' قرآن سب سے اچھا'' کی نظم اور پھر بعد قومی ترانہ پڑھاتی تھیں۔آپ اپنے اسکول میں ایک قادیانی ٹیچر کے نام سے مشہور تھیں۔اپنے اسکول کے ٹیچرز کو بڑی بے باکی کے ساتھ تبلیغ کرتی تھیں۔آپ ایک عرصہ دراز سے لجنہ اماء اللہ کے مختلف عہدہ جات پر کام کرتی رہیں۔آپ اپنے پیچھے اپنے شوہر کے علاوہ دو لڑکے اور ایک بیٹی چھوڑ گئی ہیں۔احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ پر رحمت ومغفرت نازل کرے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔آمین۔(اعانت بدر ۱۰۰ روپئے) (محمد کلیم خان مبلغ سلسلہ بنگلور)

گم شدہ رسیدات بدر کے سلسلہ میں ضروری اعلان

صیغہ بدر کی رسید نمبر 113 اور رسید نمبر 181 نمائندگان بدر سے کہیں گم ہو چکی ہیں اگر کسی دوست کو ملیں تو دفتر ہذا کو اطلاع دیں اور مطلع رہیں کہ ان رسیدات میں چندہ بدر ادا نہ کریں مذکورہ رسیدات پر ادا کیا ہوا چندہ ادا شدہ متصور نہیں ہوگا۔ (مینجر ہفت روزہ بدر قادیان)

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

خالص سونے کے زیورات کا مرکز

الفضل جیولرز — الیس اللہ بکاف عبدہ — کاشف جیولرز

چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ — گولبازار ربوہ

فون 047-6213649 — 047-6215747

وصایا: وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو اپنی وصیت پر کسی جہت سے کوئی اعتراض ہوتو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو اس کی اطلاع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر:18283 مَیں زیاد الرحمٰن ولد مکرم عبد الرحمٰن صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 29 سال تاریخ بیعت 1985 ساکن کاکناڈوڈاکخانہ تھِرّکا کارا ضلع ایرنا کولم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.1.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔جائیداد غیر منقولہ: چھ سینٹ زمین مع رہائشی مکان قیمت اندازاً پچیس لاکھ روپے ۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/5000 روپے ہے ۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان ، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : آئی آر انصار مہدی — العبد: زیاد الرحمٰن — گواہ : عبد الرزاق

وصیت نمبر:18284 مَیں مباہل احمد ایس ولد مکرم صدیق صاحب قوم احمدی مسلمان، طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن کاکناڈوڈاکخانہ تھِرّکا کارا ضلع ایرنا کولم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.1.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے ۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/3000 روپے ہے ۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان ، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا ۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : آئی آر انصار مہدی — العبد: مباہل احمد ایس — گواہ : بشیر احمد ایم

وصیت نمبر:18285 مَیں پی اے عبد الرزاق ولد مکرم پی عبد اللہ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 49 سال تاریخ بیعت 1987 ساکن کاکناڈوڈاکخانہ تھِرّکا کارا ضلع ایرنا کولم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔جائیداد غیر منقولہ: سترہ سینٹ زمین مع رہائشی مکان قیمت اندازاً اَسّی لاکھ روپے۔اسی زمین کے ساتھ ملحق مزید ساڑھے تین سینٹ زمین جو میرے نام رجسٹر ہے یہ میری اہلیہ کی ملکیت ہے جو ان کو ملنے والے ترکہ اور ان کا زیور بیچ کر لی گئی ہے ۔ مکان کا بالائی حصہ جو کرایہ پر لگایا ہوا ہے اس سے ماہانہ پانچ ہزار روپے آمد ہوتی ہے ۔میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ -/12000 روپے ہے ۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان ، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : آئی آر انصار مہدی — العبد: پی اے عبد الرزاق — گواہ : تنویر احمد

وصیت نمبر:18286 مَیں طاہر احمد ناصر ولد مکرم غلام محمد ناصر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 25 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 16.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے ۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3518 روپے ہے ۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان ، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا ۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : طارق محمود — العبد: طاہر احمد ناصر — گواہ : محمد انور احمد

وصیت نمبر:18287A مَیں اعظم احمد ولد مکرم نور محمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 42 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 16.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔ جائیداد غیر منقولہ: اراضی 1.5 بیگھہ از آبائی جائیداد بمقام ساندھن ضلع آگرہ شاملاٹ ہے۔اس کی اندازاً قیمت ڈیڑھ لاکھ روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3600 روپے ہے ۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان ، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا ۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت 1.3.08 سے نافذ کی جائے۔

گواہ : ریاض احمد ملکانہ — العبد: اعظم احمد — گواہ : محمد انور احمد

وصیت نمبر:18287B مَیں نسیمہ بیگم زوجہ مکرم انصار احمد ملکانہ قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 20 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 18.2.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔جائیداد منقولہ: زیور طلائی: چین ایک عدد وزن 9.090 گرام ۔ بالیاں ایک جوڑی 3.860 گرام ۔ انگوٹھی ایک عدد 2.260 گرام ۔ کانٹے ایک جوڑی 6.200 گرام ۔ قیمت اندازاً چوبیس ہزار ایک سو روپے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/300 روپے ہے ۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان ، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی ۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت 1.3.08 سے نافذ کی جائے۔

گواہ : انصار احمد ملکانہ — الامۃ: نسیمہ بیگم — گواہ : محمد انور احمد

وصیت نمبر:18288 مَیں زاہد الاسلام ولد مکرم نوشاد علی صاحب قوم احمدی مسلمان، طالب علم عمر 20 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 6.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔فی الحال خاکسار کی کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے ۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان ، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا ۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : سلطان صلاح الدین کبیر — العبد: زاہد الاسلام — گواہ : جاوید احمد لون

وصیت نمبر:18289 مَیں وزیر احمد ولد مکرم مانگے خان صاحب قوم احمدی مسلمان، طالب علم عمر 18 سال تاریخ بیعت 2002ء ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 7.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔فی الحال خاکسار کی کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے ۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان ، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا ۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : ملک محمد مقبول طاہر — العبد: وزیر احمد — گواہ : ایم ابوبکر

وصیت نمبر:18290 مَیں محمد جہید ولد مکرم محمد صابر صاحب قوم احمدی مسلمان، طالب علم عمر 19 سال تاریخ بیعت 2006ء ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 13.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔فی الحال خاکسار کی کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے ۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے ۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان ، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا ۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : ملک محمد مقبول طاہر — العبد: محمد جہید — گواہ : سلطان صلاح الدین کبیر

وصیت نمبر:18291 مَیں ریاست علی ولد مکرم نواب علی صاحب قوم احمدی مسلمان، طالب علم عمر 19 سال تاریخ بیعت 2006ء ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 13.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی

ارشاد نبوی ﷺ

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الیس اللہ بکافٍ عبدہ، کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

شریف جیولرز ربوہ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران ۔ حاجی شریف احمد ربوہ
00-92-476214750 فون ریلوے روڈ
00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

2 Bed Rooms Flat
Independant House, All Facilities Available
Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall
Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936
at Qadian Near Jalsa Gah
Contact : **Deco Builders**
Shop No, 16, EMR Complex
Opp.Ramakrishna Studio, Nacharam
Hyderabad-76, (A.P.) INDIA
Ph. 040-27172202
Mob: 09849128919
09848209333
09849051866
09290657807

۔فی الحال خاکسار کی کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : ملک محمد مقبول طاہر العبد: ریاست علی گواہ : سلطان صلاح الدین کبیر

وصیت نمبر:18292 مَیں غیاث الدین احمد ولد مکرم انور حسین صاحب قوم احمدی مسلمان، طالب علم عمر 16 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 13.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔فی الحال خاکسار کی کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے ۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان ، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : ملک محمد مقبول طاہر العبد: غیاث الدین احمد گواہ : طاہر احمد

وصیت نمبر:18293 مَیں احسان خان ولد مکرم سبئی خان صاحب قوم احمدی مسلمان، طالب علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 13.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔فی الحال خاکسار کی کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : ملک محمد مقبول طاہر العبد: احسان خان گواہ : قاضی شاہد احمد

وصیت نمبر:18294 مَیں رضوان احمد وانی ولد مکرم عبد الاحد وانی صاحب قوم احمدی مسلمان، طالب علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 11.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔فی الحال خاکسار کی کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے ۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان ، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : ملک محمد مقبول طاہر العبد: رضوان احمد وانی گواہ : قاضی شاہد احمد

وصیت نمبر:18295 مَیں نوید فرید ولد مکرم راجہ فرید احمد صاحب قوم احمدی مسلمان، طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 13.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔فی الحال خاکسار کی کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : ملک محمد مقبول طاہر العبد: نوید فرید گواہ : قاضی شاہد احمد

وصیت نمبر:18296 مَیں سبزار احمد ڈار ولد مکرم عبد السلام ڈار صاحب قوم احمدی مسلمان، طالب علم عمر 22 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 11.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔فی الحال خاکسار کی کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے ۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان ، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : محمد اکبر العبد: سبزار احمد ڈار گواہ : ایم ابوبکر

وصیت نمبر:18297 مَیں طاہر محمود احمد خان ولد مکرم خلیل احمد خان صاحب قوم احمدی مسلمان، طالب علم عمر 20 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 7.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔فی الحال خاکسار کی کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : ملک محمد مقبول طاہر العبد: طاہر محمود احمد خان گواہ : تنویر احمد ناصر

وصیت نمبر:18298 مَیں ارشد احمد ولد مکرم لیاقت علی صاحب قوم احمدی مسلمان، طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 9.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔فی الحال خاکسار کی کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : ملک محمد مقبول طاہر العبد: ارشد احمد گواہ : ایم ابوبکر

وصیت نمبر:18299 مَیں امۃ الہادی نسیم زوجہ مکرم عبد الولی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 26 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 17.2.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔جائیداد منقولہ: حق مہر بیس ہزار روپے بذمہ خاوند۔زیورات طلائی: سیٹ ایک عدد 18.000 گرام۔ چین ایک عدد 20.900 گرام ۔ بالیاں دو جوڑی 10.700 گرام ۔ انگوٹھی چار عدد 11.680 گرام ۔ قیمت اندازاً -/69.000 روپے ۔نقرئی زیورات: سیٹ ایک عدد 100 گرام ۔ پازیب ایک جوڑی 100 گرام ۔ قیمت اندازاً -/4400 روپے۔میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/300 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان ، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت 1.2.08 سے نافذ کی جائے۔ گواہ : عبد الولی الامۃ: امۃ الہادی نسیم گواہ : قریشی محمد فضل اللہ

نورتن جیولرز ربوہ

فون:6214214 فون گھر:047-6211971

فون دکان:6216216

نسیم جیولرز

اقصیٰ روڈ

کریڈٹ کارڈ کی سہولت موجود ہے

فون دکان:6212837 رہائش:6214840

The Vission of Tomorrow

New Heven Public School

Multan Tel: 061-6779794

پرائم پیپر ٹریڈرز

اعلیٰ معیار کا رائٹنگ پیپر، کرافٹ پیپر آفسٹ اور پیکنگ کا کاغذ دستیاب ہے

طالب دُعا: ملک مدثر احمد ستکوہی

22-ذوالقرنین چیمبرز۔گنپت روڈ۔لاہور۔فون آفس:042-7232380-7248012

بسم اللّٰہِ الرحمن الرحیم

وَسِّعْ مَکَانَکَ (الہام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

BUILD YOUR OWN HOUSE IN QADIAN DARUL AMAN

M/S ALLADIN BUILDERS

Please contact us for good quality construction works in Qadian Darul Aman

Contact : Khalid Ahmad Alladin

#67, WHITE AVENUE, QADIAN, PUNJAB 143516 INDIA

Phones: +91 9872370449 , +91 98780226396

Emal: khalid@alladinbuilders.com

Please visit us at : www.alladinbuilders.com

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

تمام احباب جماعت کو صد سالہ خلافت جوبلی مبارک!

الفضل جیولرز

پتہ : صرافہ بازار سیالکوٹ پاکستان

طالب دُعا: عبد الستار 0092-321-8613255 ☆ عمیر ستار 0092-321-6179077

M/S ALLIA EARTH MOVERS

(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.

Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis

Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221

Tel.: 0671 - 2112266,Mob: 9437078266/ 9437032266/ 9438332026/943738063

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax: (0091) 1872-220757
Tel. Fax: (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 58 Thursday 9 th July 2009 Issue No. 28

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 350/-
By Air : 35 Pounds Or 60 U.S. $
: 40 Euro
: 65 Canadian Dollar

اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو عقل دے کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر چڑھنے اور نازل ہونے کے عقیدہ سے توبہ کریں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کو پڑھنے اور ان سے استفادہ کرنے کی احباب جماعت کو خصوصی تحریک

اللہ تعالیٰ کی صفت ''رافع'' کے حوالہ سے حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی وفات کے متعلق قرآن مجید کی روشنی میں بصیرت افروز خطبہ جمعہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۳ جولائی ۲۰۰۹ بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا گذشتہ خطبات میں مَیں رفع کے تعلق سے بیان کر رہا تھا کہ رفع کے لفظ کے معانی اُٹھانے اور بلند کرنے کے ہیں یہ لفظ مادی چیزوں کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔ ناموری اور شہرت کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے اور جیسا کہ ہمارا ایمان ہے کہ اللہ کی ذات ہی ہے جو رافع ہے اور جو ہر قسم کی بلندیوں کو عطا کرتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی صفت رافع کا مطلب یہ ہے کہ وہ خود بھی بلند و بالا ہے جس کا کوئی چیز احاطہ نہیں کرسکتی۔ باوجود قریب ہونے کے دُور ہے اور باوجود دُور ہونے کے نزدیک ہے اور وہی ہے جو رفیع الدرجات ہے انسان کو بھی وہی رفعت عطا کرتا ہے اور درجات کی بلندی بخشتا ہے اور اسی اعتبار سے وہ رب العرش کہلاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:

اَللّٰہُ الَّذِیْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَیْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَھَا ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ (الرعد:۳)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:-

''اس آیت کے ظاہری معنی کے رو سے اس جگہ شبہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا پہلے خدا کا عرش پر قرار نہ تھا اس کا یہی جواب ہے کہ عرش کوئی جسمانی چیز نہیں ہے بلکہ وراء الوراء ہونے کی ایک حالت ہے جو اس کی صفت ہے پس جب کہ خدا نے زمین و آسمان اور ہر ایک چیز کو پیدا کیا اور ظلی طور پر اپنے نور سے سورج چاند اور ستاروں کو نور بخشا اور انسان کو بھی استعارہ کے طور پر اپنی شکل پر پیدا کیا اور اپنے اخلاق کریمہ اس میں پھونک دیئے تو اس طور سے خدا نے اپنے لئے ایک تشبیہہ قائم کی مگر چونکہ وہ ہر ایک تشبیہ سے پاک ہے اس لئے عرش پر قرار پکڑنے سے اپنے تنزّہ کا ذکر کردیا۔ خلاصہ یہ کہ وہ سب کچھ پیدا کر کے پھر مخلوق کا عین نہیں ہے بلکہ سب سے الگ اور وراء الوراء مقام پر ہے۔''

(چشمہ معرفت صفحہ ۲۵۵، طبع اوّل)

پس یہ ہے ہمارا خدا جو تمام صفات کا حامل، رفیع الدرجات اور عرش کا مالک ہے اور اس کے اس مقام کے باوجود اس نے فرمایا ہے کہ انسان کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہوتے ہوئے انسان کی نظر اس پر نہیں پہنچ سکتی بلکہ وہ خود اپنا جلوہ اسے دکھاتا ہے فرماتا ہے لَا تُدْرِکُہُ الْاَبْصَارُ وَھُوَ یُدْرِکُ الْاَبْصَارَ یعنی آنکھیں اس کو نہیں پاسکتیں ہاں وہ آنکھوں تک پہنچتا ہے۔ پس انسان اپنے علم کے زور سے یا کسی رُتبے اور مقام کی وجہ سے اس کو دیکھ نہیں سکتا بلکہ اللہ ہی ہے جو خود اپنا دیدار عطا فرماتا ہے۔ پس خدا وہ ہے کہ کہیں بھی کسی رنگ میں بھی اس کے ساتھ مادی وجود کا تصور قائم نہیں ہوسکتا۔ جبکہ عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو باوجود مادی وجود ہونے کے خدائی کا مقام دے دیا۔ خدا کا مقام تو بہت بلند ہے جبکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ کے متعلق آتا ہے کہ وہ کھانا کھایا کرتے تھے جہاں اس سے دونوں کی وفات کا پتہ چلتا ہے وہاں یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ جس کو کھانے کی حاجت ہو وہ خدا کس طرح ہوسکتا ہے احمدیوں کے علاوہ دوسرے مسلمانوں کی بڑی تعداد جن کو قرآن کا صحیح فہم و ادراک نہیں، قرآن مجید میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں ''رَافِعُکَ اِلَیَّ'' اور ''بَلْ رَّفَعَہُ اللّٰہُ اِلَیْہِ'' سے مراد لیتے ہیں کہ گویا عیسیٰ علیہ السلام اپنے جسم کے ساتھ آسمان پر چڑھ گئے تھے اور پھر کسی وقت اس دنیا میں اصلاح کیلئے تشریف لائیں گے۔ پہلے کہتے تھے چودھویں صدی میں آنا تھا وہ تو گذر گئی۔ اب کہتے ہیں قیامت کو آئیں گے بہرحال مسلمان نہیں جانتے کہ اس غلط استنباط سے وہ عیسائیوں کے ہاتھ مضبوط کر رہے ہیں، گوکہ بعض پڑھے لکھے علماء اس غلط مسلک کی اصلاح کرتے ہوئے حضرت عیسیٰ کی وفات کے قائل ہیں۔

گذشتہ دنوں ایران کے صدر نے بھی ایسا ہی ایک بیان دیا تھا جس سے لگتا تھا کہ ان کے نزدیک حضرت عیسیٰؑ وفات پاگئے ہیں اسی طرح ترکی سے شائع ہونے والے کئی تراجم قرآن مجید میں ان آیات کے ترجمہ میں حضرت عیسیٰؑ کی وفات بیان کی گئی ہے لیکن ابھی بھی مسلمانوں میں ایک بڑا طبقہ ہے جن کے نزدیک حضرت عیسیٰؑ علیہ السلام کے رفع سے مراد ان کا جسم خاکی کے ساتھ آسمان پر جانا ہے اگرچہ اب انگریز عیسائیوں میں سے بھی بعض حضرت عیسیٰؑ کے خدا ہونے اور کفارے کے نظریات میں یقین نہیں رکھتے لیکن جن کو اسلام کا دفاع کرنا چاہئے وہ عیسائیوں کے ہاتھ مضبوط کر رہے ہیں۔

فرمایا: بہرحال مسلمان اپنے اس عقیدہ کو قرآن مجید کی جن آیات کی روشنی میں بیان کرتے ہیں وہ آیات پیش کر کے ان کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تفسیر بیان کروں گا۔ پہلی آیت اِذْ قَالَ اللّٰہُ یٰعِیْسٰٓی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ وَمُطَھِّرُکَ مِنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْکَ فَوْقَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ ثُمَّ اِلَیَّ مَرْجِعُکُمْ فَاَحْکُمُ بَیْنَکُمْ فِیْمَا کُنْتُمْ فِیْہِ تَخْتَلِفُوْنَ (آل عمران:۵۶)

ترجمہ: جب اللہ نے کہا اے عیسیٰؑ! یقیناً میں تجھے وفات دینے والا ہوں اور اپنی طرف تیرا رفع کرنے والا ہوں اور تجھے ان لوگوں سے نتھار کر الگ کرنے والا ہوں جو کافر ہوئے، اور ان لوگوں کو جنہوں نے تیری پیروی کی ہے ان لوگوں پر جنہوں نے انکار کیا ہے قیامت کے دن تک بالادست کرنے والا ہوں۔ پھر میری ہی طرف تمہارا لوٹ کر آنا ہے جس کے بعد میں تمہارے درمیان ان باتوں کا فیصلہ کروں گا جن میں تم اختلاف کیا کرتے تھے۔

اسی طرح فرمایا: وَقَوْلِھِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِیْحَ عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا قَتَلُوْہُ وَمَا صَلَبُوْہُ وَلٰکِنْ شُبِّہَ لَھُمْ وَاِنَّ الَّذِیْنَ اخْتَلَفُوْا فِیْہِ لَفِیْ شَکٍّ مِّنْہُ مَا لَھُمْ بِہٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ وَمَا قَتَلُوْہُ یَقِیْنًا ۝ بَلْ رَّفَعَہُ اللّٰہُ اِلَیْہِ وَکَانَ اللّٰہُ عَزِیْزًا حَکِیْمًا ۝ (سورۃ النّساء:۱۵۸-۱۵۹)

یعنی اور ان کے اس قول کے سبب سے کہ یقیناً ہم نے مسیح عیسیٰ ابن مریم کو جو اللہ کا رسول تھا قتل کردیا ہے اور وہ یقیناً اسے قتل نہیں کرسکے اور نہ اسے صلیب دے (کر مار) سکے بلکہ ان پر معاملہ مشتبہ کردیا گیا اور یقیناً وہ لوگ جنہوں نے اس بارہ میں اختلاف کیا ہے، اس کے متعلق شک میں مبتلا ہیں۔ ان کے پاس اس کا کوئی علم نہیں سوائے ظن کی پیروی کرنے کے اور وہ یقینی طور پر اسے قتل نہ کرسکے بلکہ اللہ نے اپنی طرف اس کا رفع کرلیا اور یقیناً اللہ کامل غلبہ والا (اور) بہت حکمت والا ہے۔

اس آیت کی تفسیر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

''اس آیت میں خدا تعالیٰ نے ترتیب وار اپنے تئیں فاعل ٹھہرا کر چار فعل اپنے یکے بعد دیگرے بیان کئے ہیں جیسا کہ وہ فرماتا ہے کہ اے عیسیٰؑ مَیں تجھے وفات دینے والا ہوں اور اپنی طرف اُٹھانے والا ہوں اور کفار کے الزاموں سے پاک کرنے والا ہوں اور تیرے متبعین کو قیامت تک تیرے منکروں پر غلبہ دینے والا ہوں اور ظاہر ہے کہ یہ ہر چہار فقرے ترتیب طبعی سے بیان کئے گئے ہیں کیونکہ اس میں شک نہیں کہ جو شخص خدائے تعالیٰ کی طرف بلایا جاوے اور اِرْجِعِیْٓ اِلٰی رَبِّکِ کی خبر اس کا پہنچ جائے پہلے اُس کا وفات پانا ضروری ہے پھر بموجب آیت کریمہ اِرْجِعِیْٓ اِلٰی رَبِّکِ اور حدیث صحیح کے اُس کا خدائے تعالیٰ کی طرف رفع ہوتا ہے اور وفات کے بعد مومن کی روح کا خدا تعالیٰ کی طرف رفع لازمی ہے جس پر قرآن کریم اور احادیث صحیحہ ناطق ہیں۔ پھر بعد اس کے جو خدائے تعالیٰ نے حضرت عیسیٰؑ کو فرمایا جو میں تجھے کفار کے الزاموں سے پاک کرنے والا ہوں۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہود چاہتے تھے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مصلوب کر کے اُس الزام کے نیچے داخل کریں جو توریت باب استثناء میں لکھا ہے جو مصلوب لعنتی اور خدائے تعالیٰ کی رحمت سے بے نصیب ہے جو عزت کے ساتھ خدا تعالیٰ کی طرف اُٹھایا نہیں جاتا سو خدا تعالیٰ نے حضرت عیسیٰؑ کو اس آیت میں بشارت دی کہ تو اپنی موت طبعی سے فوت ہوگا اور پھر عزت کے ساتھ میری طرف اٹھایا جائے گا اور جو تیرے مصلوب کرنے کے لئے تیرے دشمن کوشش کر رہے ہیں ان کوششوں میں وہ ناکام رہیں گے اور جن الزاموں کے قائم کرنے کے لئے وہ فکر میں ہیں ان تمام الزاموں سے مَیں تجھے پاک اور منزہ رکھوں گا یعنی مصلوبیت اور اس کے بدنتائج سے جو لعنتی ہونا اور نبوت سے محروم ہونا اور رفع سے بے نصیب ہونا ہے اور اس جگہ تَوَفّٰی کے لفظ میں بھی

باقی صفحہ ۱۲ پر ملاحظہ فرمائیں